اسی گردش ماہ و سال میں
عشنا کوثر سردار

تحلیل کر کے شدتِ احساس رنگ میں
بن جائے گر تو ایک ہی تصویر ہے بہت
بیٹھا رہا وہ پاس تو میں سوچتی رہی
خاموشیوں کی اپنی بھی تاثیر ہے بہت

"گزرے ہوئے لمحوں کو مضبوطی سے مٹھی میں تھام کر دبائے رکھنا اور نئے آنے والے لمحوں کے لیے ہاتھ میں جگہ نہ رکھنا کہاں کی دانش مندی ہے؟" تانیہ نے اس کے سر پر کھڑے ہو کر کہا تھا مگر اس نے سنی ان سنی کرتے اپنا وائلن سنبھال لیا تھا۔

"آنیہ مرتضیٰ نئے رنگوں کو زندگی میں جگہ نہیں دو گی تو زندگی بہت بے رنگ ہو جائے گی۔ پرانے رنگ اپنی تازگی زیادہ دنوں تک برقرار نہیں رکھتے۔" وہ جتا رہی تھی آنیہ مرتضیٰ نے اس کی سمت ایک تھکی ہوئی نگاہ ڈالی تھی۔

"تم چاہتی کیا ہو تانیہ؟" اس کے انداز میں تھکن تھی اور لہجہ بجھا ہوا۔

"میں چاہتی ہوں تم نئے لمحوں کو قید کرنے کے لیے اپنی ہتھیلیوں کو ان پرانے لمحوں کی قید سے آزاد کرو۔ تم جب تک ایسا نہیں کرو گی کبھی بھی خوش نہیں رہ پاؤ گی۔" تانیہ بہت وثوق سے بولی اور آنیہ مرتضیٰ مسکرا دی تھی۔

"تانیہ تم بڈھی روح ہو تمہیں تو دادی اماں ہونا چاہیے تھا۔ اتنی بڑی بڑی باتیں میں نہیں کر سکتی۔ میں تو بقول ایاز بھائی کے ٹیوب لائٹ ہوں نا؟ بات بھی دیر سے سمجھتی ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے وائلن کے تار چھیڑنے لگی۔

"دراصل میرا مطلب تمہیں ہی جتانا تھا آنیہ مرتضیٰ! ایاز بھائی غلط نہیں کہتے تم یوں تو ذہین ہو مگر کچھ معاملات میں دھیان بالکل نہیں دیتی جو کہ کسی طرح بھی ٹھیک نہیں۔ تم خود پر سے دھیان ہٹا لو گی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ دنیا تمہیں دیکھ نہیں سکتی یا باقی دنیا کے لیے تم پوشیدہ ہو گئی ہو۔" تانیہ نے جتاتے ہوئے کہا تھا وہ اطمینان سے دیکھنے لگی تھی مگر آنکھوں میں گہرا سکوت تھا۔

"تانیہ! جس زاویے سے تم زندگی کو دیکھتی ہو وہ الگ...... ہے اور میں جس زندگی کا تجربہ رکھتی ہوں وہ اس سے بہت الگ ہے۔" لہجہ بجھا بجھا سا تھا۔

"تم سمجھتی ہو تمہیں ہم نہیں جانتے اگر اس گھر میں تمہارے ساتھ کچھ غلط ہو رہا ہے تم اس کے لیے احتجاج نہیں کرتی تو کیوں؟" تانیہ نے جتایا تھا۔

"مگر میں اس موضوع پر بات کرنا نہیں چاہتی تانیہ!"

"تمہیں بات کرنا چاہیے آنیہ مرتضیٰ! کیونکہ اگر تم اس طرح چپ رہو گی تو زندگی بہت مشکل ہو جائے گی۔" تانیہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"تمہیں کیسا لگے گا آنیہ مرتضیٰ! جب تمہیں اپنے سے دس سال بڑے شخص کے ساتھ زندگی گزارنا پڑے گی جس سے تمہاری کوئی انڈرسٹینڈنگ نہیں کوئی جذباتی وابستگی نہیں؟ تم اس پر اب بھی احتجاج نہیں کرو گی یا تمہیں ان تجربات سے گزر کر زندگی کو سمجھنا ہے؟ سوچو آنیہ مرتضیٰ! اس زندگی میں تمہیں کتنا کچھ تمہاری توقعات کے برخلاف ملے گا اور اتنا کچھ تم جبراً کرو گی اور سہو گی؟ تمہیں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے آنیہ! لیکن تم جانتی ہو ہمیں عمر بھائی سے محبت ہے اور عمر بھائی انہیں تو تم سے کوئی سروکار ہے ہی نہیں۔ تمہیں نہیں لگتا یہ شادی نہیں ایک بہت بڑا سمجھوتہ ہوگا؟" تانیہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"تانیہ میں ایسا نہیں کر سکتی میرے لیے ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔"

"آنیہ! تمہیں دادا ابا نے بلایا ہے۔" حمزہ نے دروازے

میں کھڑے ہو کر کہا تھا آنیہ مرتضیٰ نے سر ہلا دیا حمزہ واپس پلٹ گیا تانیہ اسے الزام دیتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"دادا ابا جو کر رہے ہیں وہ ان فیئر ہے آنیہ! صرف اس لیے کہ چاچا نے ایک فرانسیسی لڑکی سے شادی کی اور تم اس فرانسیسی خاتون کی اولاد ہو۔ تم سے ایسی نفرت اور رویے میں کھنچاپن رکھنا اور ناانصافی کرنا جائز ہے؟ یہ دقیانوسیت ہے تم اس گھر کی بیٹی ہو۔ میری طرح جیا آپی کی طرح اور فائزہ کی طرح تم ہم سے مختلف نہیں ہو نہ تمہارے رائٹس ہم سے کم ہیں۔ مرتضیٰ چاچا نہیں رہے آج تمہارے لیے اسٹینڈ لینے کے لیے تمہاری فرانسیسی ماں بھی نہیں ہے تو کیا تم خود اپنے لیے بھی اسٹینڈ لینا نہیں چاہو گی؟" تانیہ بضد تھی جبکہ آنیہ مرتضیٰ نے اسے بہت پرسکون انداز میں دیکھا تھا۔

"تانیہ! بابا نے ممی سے شادی کی کیونکہ انہیں ان سے محبت تھی دادا کو لگتا ہے ممی نے بابا کو خاندان سے دور کیا۔ وہ کچھ پرانی سوچ کے ہیں ان کو یہ سمجھانا آسان نہیں ہے کہ بابا صحیح تھے۔ دادا کی نگاہ میں وہ ہمیشہ غلط ہی رہیں گے۔ بابا نے دادا کی روایات کے خلاف جا کر شادی کی پھر جب ممی کو اس گھر میں کسی نے قبول نہیں کیا تو انہوں نے اس گھر سے ناتا توڑ لیا۔ یہ بات اس نفرت کو بڑھانے کے لیے بہت زیادہ تھی میں اس گھر میں تب آئی جب ممی اور بابا ایک حادثے میں نہیں رہے میں اس وقت دس برس کی تھی مجھے دادا ابا کی نفرت سمجھ نہیں آئی تھی۔ میں ان کے بیٹے کی اولاد تھی اس خاندان کی بیٹی تھی مگر انہوں نے کبھی اس طرح میرے سر پر ہاتھ نہیں رکھا۔ میری منگنی محض دس برس کی عمر میں تب ہوئی جب میں اس رشتے کے معنی بھی نہیں جانتی تھی۔ میں اس وقت بھی احتجاج نہیں کر پائی تھی جب مجھے بتایا جا رہا تھا کہ اب تم عمر بھائی سے منسوب ہو جو اس وقت اکیس برس کے تھے۔ وہ رشتہ بندھ گیا تھا اور کسی نے اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی تھی بڑے تایا بھی نہیں چھوٹے چاچا بھی نہیں۔ کسی نے دادا ابا کے فیصلے کے سامنے ایک لفظ نہیں کہا تھا تو پھر میں کیسے بات کرتی اپنے حق کی؟ ایک دس برس کی لڑکی اپنے حق کے لیے کیسے لڑ سکتی ہے؟ صحیح غلط کی بات کیسے کر سکتی ہے؟" وہ بہت مدھم لہجے میں کہہ رہی تھی تانیہ اسے مایوسی سے دیکھ رہی تھی۔

"آنیہ مرتضیٰ! تم خود کو اپنے لیے اسٹینڈ لینے کے لیے کبھی نہیں کھڑا کر سکو گی کیونکہ تم ایسا کرنا چاہتی ہی نہیں۔ اس کے لیے تم بولنا چاہتی ہی نہیں تم دراصل مصلحت پسندی کو ترجیح دے رہی ہو تم دادا ابا کی غلطی کو صحیح ثابت کرنا چاہتی ہو کیونکہ تم سمجھتی ہو تمہارے بابا نے ایک غلطی کی تھی جسے تمہیں بھگتنا چاہیے۔" تانیہ اس کی ہمدرد تھی۔

"میرے ایسا نہ سوچنے سے کچھ بدل نہیں جائے گا تانیہ! دادا کی اس نفرت کو میں ختم نہیں کر پاؤں گی شاید ان کو مجھ میں وہ فرانسیسی لڑکی دکھائی دیتی ہے جس نے ان سے ان کے بیٹے کو جدا کر دیا تھا۔ پرانی سوچ کو نئی سوچ میں بدلنے میں عمریں لگتی ہیں تانیہ! اگر دادا ابا کی انا کو مجھے یہ سزا دے کر تسکین ہوتی ہے تو میں اس سزا کو جھیلنے میں کوئی حیل وحجت نہیں کروں گی مگر میں ان کے منہ پر کھڑے ہو کر ان سے گستاخی نہیں کر سکتی۔ انہیں نہیں کہہ سکتی کہ وہ کتنے غلط ہیں۔ میں دادا ابو کو ہرٹ کرنا نہیں چاہتی۔" وہ وائلن ایک طرف رکھتے ہوئے بولی اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں دادا ابا سے مل کر آتی ہوں۔" کہتے ہی وہ کمرے سے نکل گئی اور تانیہ اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

❀......❀......❀

دادا ابا نے اسے سر اٹھا کر دیکھا پھر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"پڑھائی کیسی چل رہی ہے تمہاری؟" دادا ابا نے مخصوص بارعب لہجے میں پوچھا تو آنیہ مرتضیٰ نے سر ہلایا۔

"ہم نے تمہیں یہ بتانے کے لیے بلایا تھا کہ عمر کسی کام کے لیے بیرون ملک جا رہا ہے ہم نے سوچا ہے کہ اس سے قبل نکاح ہو جائے۔" وہ سکون سے بولے تھے۔

"جی......؟" وہ ان کی بات پر چونکی۔

"مرتضیٰ کے نقش قدم پر چلنے کا شوق ہو گیا ہے خاندان کے لڑکوں کو باہر جا کر پڑھائی کرنا چاہتے ہیں۔ مرتضیٰ نے جو کیا ہم نہیں چاہتے وہ خاندان کے باقی لڑکے بھی کریں قدموں میں بیڑی ہو گی تو یاد رہے گا کہ اپنی زمین کی طرف

واپس لوٹتا ہے۔ ہم سے غلطی ہوئی تھی جو مرتضیٰ کا نکاح نہیں کیا تبھی وہ فرنگی لڑکی کو بیاہ لایا۔ ایک غیر خون کو رنگ و نسل کو گھر میں خاندان میں جگہ دینا پڑی۔" دادا ابا کی بات اسے اندر تک کاٹ گئی تھی' وہ سر اٹھا کر خاموشی سے دادا ابا کی طرف دیکھنے لگی پھر نرمی سے بولی۔

"دادا ابا! میں مرتضیٰ کمال کا خون ہوں' میں اس خاندان کا حصہ ہوں میں آپ سب سے الگ نہیں ہوں۔" دادا ابا نے اس کے کہنے پر خاموشی سے اسے دیکھا' تبھی وہ پھر سے بولی۔

"مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا دادا ابا!"

"بولو......"

"میں فی الحال یہ نکاح نہیں کر سکتی دادا ابا!"

"کیا......؟" دادا ابا چونکے تھے۔ "تم جانتی ہو لڑکی تم کس سے یہ بات کہہ رہی ہو؟"

"جی دادا ابا! میں یہ بات جتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ اپنی پوتی کی زندگی کو اس طرح رسک پر نہیں رکھ سکتے۔ اگر...... اگر عمر بھائی...... میرا مطلب ہے عمر واپس نہیں لوٹتے ہیں تو...... یا اگر وہ وہی غلطی دہراتے ہیں جو بابا نے کی تھی تو اس میں نقصان کس کا ہوگا؟ آپ چاہیں گے ایک اور فاطمہ خان اس خاندان کا حصہ بنے یا پھر کوئی آنیہ مرتضیٰ ایک دہری پہچان لے کر اس خاندان میں پناہ لینے چلی آئے؟"

"لڑکی...... خاموش...... تمہیں علم ہے کس سے گستاخی کر رہی ہو تم؟" دادا ابا اسے غصے سے دیکھ رہے تھے آنیہ نے ہمت کڑی کر کے دادا ابا کی طرف دیکھا۔

"دادا ابا! یہ بات ایک زندگی سے نہیں جڑی' کئی زندگیاں شامل ہوں گی اس میں۔ فاطمہ خان کی سزا میں نہیں بھگت سکتی' کیا گارنٹی ہے کل عمر بھائی کسی اور جانب راغب نہیں ہوں گے؟ کسی اور سے شادی نہیں کریں گے؟ اگر یہ نکاح ہو بھی گیا تب بھی اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو......؟" آنیہ مرتضیٰ نے اپنی بات سہولت سے ان کے سامنے رکھی۔

"دادا ابا سب جانتے ہیں یہ رشتہ بے جوڑ ہے۔"

"گستاخ...... تم ہماری مخالفت کر رہی ہو؟ دکھا دیا نا خون کا رنگ۔ اس خاندان کے فیصلوں کو جھٹلا رہی ہو تم اور خود کو اس خاندان کا حصہ سمجھتی ہو؟"

"دادا ابا میں غلط روایات کی نذر نہیں ہو سکتی' میرے لیے جبر کو سہنا بھی اتنا ہی بڑا گناہ ہے' جتنا گناہ کرنا۔" وہ بہت سکون سے کہہ رہی تھی۔

"ہم اور نہیں سن سکتے' ہم آج ہی تمہیں اس گھر سے نکل جانے کا حکم دیتے ہیں۔" دادا ابا کا فیصلہ حیران کن نہیں تھا مگر آنیہ مرتضیٰ اپنی جگہ ساکت رہ گئی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر دادا ابا کی طرف دیکھا مگر ان نظروں میں رحم نہیں تھا سو وہ کوئی درخواست کیے بنا کمرے سے باہر نکل آئی۔ سامنے عمر بھائی کھڑے تھے کسی قدر مجرم بنے اسے دیکھ رہے تھے۔

"آئی ایم سوری آنیہ! میری وجہ سے تمہیں......"

"اٹس او کے عمر بھائی! کسی ایک کو تو کھڑے ہو کر ان روایات کے خلاف آواز اٹھانا تھی نا۔ میں نہیں چاہتی تھی جہاں کل فاطمہ خان کھڑی تھی وہاں آج میں کھڑی ہوں اور کل کوئی اور...... یہ بے جوڑ رشتے' یہ بے جوڑ شادیاں' جبر کرتی ہوئی روایات انہیں کہیں تو آخر ہونا تھا۔ میں نے مخالفت اپنے لیے نہیں کی' میں ان روایات کا حصہ بن بھی جاتی مگر پھر یہ سلسلہ رکتا نہیں۔ دادا ابا کو اس بات کا احساس دلانا ضروری تھا کہ وہ غلط تھے۔" وہ بھیگی پلکوں کے ساتھ مضبوط لہجے میں بول رہی تھی۔

"اگر میں تمہیں نہیں کہتا تو شاید آج صورت حال مختلف ہوتی نا؟ میں بزدل ہوں' میں تمہاری جگہ کھڑا نہیں ہو سکا۔ میں نے تمہیں اپنی ڈھال بنایا مجھے اپنے لیے خود اسٹینڈ لینا چاہیے تھا' مجھ میں دادا کی مخالفت کرنے کی ہمت نہیں تھی؟ یہ بات سچ ہے آنیہ!" عمر بھائی اعتراف کر رہے تھے آنیہ نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"جو بھی ہے اگر آپ دادا ابا سے مخالفت کرتے تو شاید وہ آپ کو شوٹ کر دیتے۔ میرا نقصان آپ سے کم ہے' مجھے صرف اس گھر سے نکل جانے کا حکم ملا ہے۔" وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

"لیکن اگر مجھے کسی اور سے محبت تھی' کسی اور سے شادی کرنا تھی تو مجھے تمہیں اپنی ڈھال نہیں بنانا چاہیے تھا آنیہ! سوری میں نے تمہارا ساتھ نہیں دیا۔" وہ شرمندہ دکھائی دے رہے تھے' کچھ فاصلے پر کھڑی تانیہ اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی آنیہ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ قریب آ گئی۔

"عمر بھائی آپ نے اچھا نہیں کیا' آپ نے اسے کہا دادا کی مخالفت مول لینے کو؟ آپ کو نکاح نہیں کرنا تھا تو آپ خود دادا سے کہتے۔ آپ کو کسی اور سے محبت تھی تو اس کے لیے آنیہ کو آگے کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" عمر بھائی کچھ نہیں بولے آنیہ اپنے کمرے میں آ کر سامان سمیٹنے لگی تبھی عمر بھائی کی آواز کان میں پڑی۔

"چلو تمہیں چھوڑ دوں؟" آنیہ نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"مجھے نہیں پتا عمر بھائی! مجھے کہاں جانا ہے' میرے پاس کوئی جگہ نہیں ہے۔" اسے پہلی بار اندازہ ہوا تھا دادا ابا کی مخالفت مول لے کر اس نے کتنی بڑی غلطی کی مگر عمر بھائی نے اس کا سامان اٹھا لیا اور اس کا ہاتھ تھام کر گاڑی کی اگلی سیٹ پر بٹھا لیا۔ وہ نہیں جانتی تھی عمر بھائی اسے کہاں لے جا رہے تھے' وہ سیٹ کی پشت گاہ سے سر ٹکا کر آنکھیں موند گئی تھی۔ جانے کتنا سفر طے ہوا تھا اور کتنی دیر سوئی تھی وہ' عمر بھائی نے گاڑی روکی تھی تبھی اس کی آنکھ کھلی تھی۔ بہت بڑا سا گھر تھا' وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اتری' اس کے سامنے ایک نائس سی خاتون کھڑی مسکرائی رہی تھیں۔

"فاطمہ پھوپو! یہ آنیہ ہے' یہ اب سے آپ کے پاس رہے گی۔" عمر بھائی کے کہنے پر اس نے چونک کر دیکھا تھا' وہ بمشکل تیس بتیس کی تھیں اور اتنی خوب صورت...... آنیہ حیران رہ گئی تھی۔ فاطمہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو نرمی سے چھوا تھا اور مسکرائی۔

"کیسی ہو تم؟" فاطمہ خان وہ تھی جس کا اتنا بڑا نقصان اس کے بابا کے باعث ہوا تھا۔ اس نے سنا تھا فاطمہ خان نے شادی نہیں کی تھی' وہ سمجھتی تھی کہ وہ اپنے اندر بہت نفرت رکھتی ہوگی مگر اس چہرے پر کوئی شکن تھی نا کوئی نفرت۔

عمر بھائی اسے چھوڑ کر واپس لوٹ گئے تھے' ایک محفوظ پناہ گاہ اسے سونپ کر وہ شاید کسی قدر ازالہ کرنے کی کوشش کر پائے تھے۔ اپنے طور پر انہیں جو پچھتاوا تھا شاید اس گلٹ سے وہ کسی قدر نکل پائے تھے یا نہیں۔ وہ نہیں جانتی تھی مگر اسے نہیں لگتا تھا اس نے کچھ غلط کیا تھا وہ کسی پچھتاوے میں مبتلا نہیں تھی' ہاں وہ بہت خاموش ہو گئی تھی۔ فاطمہ خان اس کے لیے کھانا نکال رہی تھی تبھی وہ بولی۔

"آپ جانتی ہیں میں کون ہوں؟" فاطمہ خان کا ہاتھ ایک پل کو رکا اور پھر اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔ آنیہ مرتضیٰ حیران رہ گئی تبھی بولی۔

"اور آپ کو مجھ سے نفرت نہیں؟" بہت پر ملال لہجے میں پوچھا مگر فاطمہ خان مسکرا دی' پھر ملائمت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"مجھے تم سے نفرت کیوں کرنا چاہیے؟"

"کیونکہ میں مرتضیٰ کمال خان کی بیٹی ہوں؟" آنیہ نے جتایا تو فاطمہ خان پر سکون نظروں سے اسے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"آنیہ مجھے مرتضیٰ کمال خان سے کوئی شکوہ نہیں' تم جانتی ہو میں بھی مرتضیٰ کمال سے نو برس چھوٹی تھی اور اس نے جان بوجھ کر مجھ سے نکاح نہیں کیا تھا' وہ باہر چلے گئے تھے اور وہاں انہوں نے تمہاری امی سے شادی کر لی تھی۔ مرتضیٰ کمال بھی کسی طرح ان روایات کو ختم کرنا چاہتے تھے مگر شاید یہ اتنا آسان نہیں۔ مجھے اس شادی کے نہ ہونے کا کوئی افسوس نہیں کیونکہ آج جو میں ہوں وہ مرتضیٰ کمال کی وجہ سے ہوں' میں آج ہارٹ اسپیشلسٹ ہوں۔ اپنے قدموں پر کھڑی ہوں کیا یہ تب ممکن ہو پاتا اگر میری شادی اس کم عمری میں ہو جاتی؟" فاطمہ خان بتا رہی تھیں اور وہ خاموشی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"آنیہ فرسودہ روایات کو ختم کرنا بہت ضروری ہے' ورنہ یہ آپ کو ختم کر دیتی ہیں۔ روایتیں' رسمیں' ہم انسان بناتے ہیں' زندگی کو صراط مستقیم پر چلانے کے لیے لیکن اگر وہی روایات گلے کا پھندا بننے لگیں تو......؟ خیر تم کھانا کھاؤ' مجھے ایک کیس اسٹڈی کرنا ہے' بعد میں ملتی ہوں۔" فاطمہ

خان کہہ کر باہر نکل گئی تو آنیہ مرتضیٰ انہیں دیکھتی رہ گئی تھی۔

❁......❁......❁
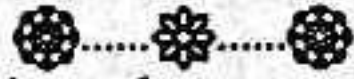
ایک راہ ختم ہو تو دوسری راہ کیسے اس کی جگہ لے لیتی ہے اس کا اندازہ اسے نہیں تھا مگر فاطمہ خان سے مل کر اس کی ہمت کچھ بندھی تھی۔ وہ اعتماد اور یقین لمحہ لمحہ گزرتی زندگی سے سیکھ رہی تھی۔ فاطمہ خان نے اس کا ایڈمیشن یونیورسٹی میں کرادیا اور وہ پھر سے یونیورسٹی جانے لگی تھی۔ فاطمہ اسے بڑی بہنوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھی اور وہ ہمیشہ ہچکچاہٹ کا شکار رہتی وہ اسے کیا کہہ کر مخاطب کرے؟

"تم ابھی تک اس گھر میں کمفرٹیبل نہیں ہوئیں؟" شام کی چائے پر فاطمہ پوچھ رہی تھی اس نے سر انکار میں ہلایا۔

"ایسا نہیں ہے میں دادا کے بارے میں سوچ رہی تھی' مجھے ان سے معافی مانگنا چاہیے' میں نے ان کے حکم کو نہ مان کر ان کا دل دکھایا۔ کسی حد تک بے عزت کیا' یہ ٹھیک نہیں۔" وہ پچھتاوے میں مبتلا تھی۔

"ایسا نہیں ہے آنیہ! غلطی صرف چھوٹے نہیں کرتے' غلطیاں بڑوں سے بھی ہوتی ہیں۔ مگر کبھی کبھی چھوٹوں کو بڑوں کی غلطیوں پر نشاندہی کرنا پڑتی ہے۔ اس سے بڑوں کی عزت کم نہیں ہوتی' دادا ابا کو اپنی غلطی کا احساس ضرور ہوگا اور وہ ایک دن خود آ کر تمہارے سر پر دست شفقت رکھیں گے تب تم ان سے معافی مانگ سکتی ہو۔ جس طرح چھوٹوں پر بڑوں کا احترام فرض ہے اس طرح بڑوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ چھوٹوں کو سمجھیں اور زبردستی کے فیصلے ان پر مسلط نہ کریں۔" فاطمہ خان نے اسے سمجھایا تھا۔ پتا نہیں یہ کتنا صحیح تھا یا غلط مگر اس گھر کے لوگوں میں سے کسی کی ہمت دادا ابا کے فیصلے کے خلاف جانے کی نہیں تھی تبھی اسے اب تک کسی نے کال بھی نہیں کی تھی۔ اس روز وہ گھر لوٹی تو گھر میں چہل پہل دکھائی دی' وہ وہاں سے گزر کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ جانا چاہتی تھی مگر فاطمہ نے آواز دے کر بلالیا۔

"آنیہ! ان سے ملو یہ میکال شاہ ہیں' ہماری بوا کے بھانجے۔ بوا نے ان کے لیے کھانے پر خوب اہتمام کیا تھا۔ صبح سے انتظار کر رہی تھیں اس کا یہ جب بھی یہاں آتا ہے تو گھر کی خاموش فضا میں ایک رونق سی آجاتی ہے۔ موصوف کا سنس آف ہیومر کمال کا ہے۔" فاطمہ خان مسکراتے ہوئے بتارہی تھیں' وہ میکال شاہ کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ میکال شاہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا تھا' اس نے اخلاقاً ہی مسکراہٹ کے ساتھ سلام کیا تھا۔

"کیسی ہیں آپ؟ بوا آپ کے بارے میں بتارہی تھیں اس روز فون پر کہ گھر کے ایک فرد میں اضافہ ہوا ہے' مجھے لگا کوئی میرا حریف آ گیا ہے۔" وہ مسکرایا۔

"بیٹھو نا آنیہ! کھڑی کیوں ہو؟ میکال کو اس گھر کا ایک فرد سمجھو۔" مسکراتے ہوئے فاطمہ نے جتایا مگر وہ زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکی اور اٹھ کر وہاں سے نکل آئی پھر جب وہ ٹیرس پر بیٹھ کر اپنے وائلن کو دھیمے سروں میں بجا رہی تھی تبھی میکال شاہ وہاں آ گیا تھا۔ بنا اسے ڈسٹرب کیے وہ خاموش کھڑا اسے وائلن کے تاروں سے کھیلتے دیکھتا رہا' آنکھیں بند کیے مگن سی وائلن کے تاروں سے کھیل رہی تھی۔ اچانک اس کے ہاتھ رکے' آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ اس کے قریب کھڑا تھا' اسے دیکھ کر وہ مسکرادیا۔

"آپ نے ہاتھ کیوں روک لیا' بہت اچھا بجاتی ہیں آپ۔ کہاں سے سیکھا ہے آپ نے؟ آپ کو پتا ہے آپ وائلن Niccolo Paganni کی طرح مہارت سے بجاتی ہیں' کہیں کہیں آپ کی مہارت Anlonio Vivaoli سے میل کھاتی ہے' آپ کو معلوم ہے اس نے امیجز کو میوزک سے پینٹ کرنے کی راہ دکھائی تھی جیسے فوز سیزن یا پھر ٹن پینٹنگ' آپ نے سنا ہے ان کے بارے میں' ضرور سنا ہوگا نا؟" وہ مسکرایا تھا مگر اس نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا پھر سر نفی میں ہلادیا۔

"میں نے ان کے بارے میں کبھی نہیں سنا' مگر میں ایک بات جانتی ہوں کہ میں اتنی مہارت نہیں رکھتی۔" وہ صاف گوئی سے بولی' میکال شاہ مسکرادیا۔ وہ وائلن کو اٹھا کر وہاں سے نکل جانے کے لیے پر تول رہی تھی جب میکال بولا اٹھا۔

"کب سے بجارہی ہیں آپ؟"

"بچپن سے۔ میری ممی وائلن بجاتی تھیں میں ان کے پاس بیٹھ کر ان کو سنتی تھی۔ مجھے اچھا لگتا تھا میرے بابا جانتے تھے مجھے وائلن بجانے کا شوق ہے سو انہوں نے مجھے یہ وائلن لادیا تھا یہ تب کا ہے جب میں نو برس کی تھی۔ یہ صرف وائلن نہیں ہے میرے لیے میرے بابا سے جڑی ایک یاد ہے۔" وہ اس کے ہاتھ سے وائلن لے کر دیکھنے لگا تھا اس نے واقعی اسے بہت سنبھال کر رکھا تھا۔

"آپ چیزوں کو بہت سنبھالنے کی عادی معلوم ہوتی ہیں اس وائلن کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ دس بارہ سال پرانا ہے۔" وہ مسکرا رہا تھا۔

"بہت سی چیزوں کو ہم صرف اس لیے سنبھال کر رکھتے ہیں کیونکہ ان چیزوں کی اہمیت ہم سے جڑے اہم لوگوں سے جڑی ہوتی ہے۔" وہ مدھم لہجے میں بولی وہ اسے بغور دیکھنے لگا تھا۔

"آپ کی آنکھیں بہت خاص ہیں صرف اس لیے نہیں کہ یہ رنگت میں نیلی ہیں بلکہ اس لیے کہ ان میں عجیب سا سکوت اسراریت اور گہرائی ہے۔ آپ کی باتیں آپ کی آنکھوں سے زیادہ گہری ہیں میں آپ کو فارنر سمجھا تھا مگر آپ کی زبان اور لہجہ بہت صاف ہے بالکل مقامی لوگوں کی طرح۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"بابا نے مجھے اپنے ملک، کلچر، مذہب سے بہت قریب رکھا۔ میں بچپن سے ہی اردو بولتی تھی میری ممی نے چیزوں کو کبھی مجھ پر امپوز نہیں کیا۔ میں بابا کے زیادہ قریب تھی شاید اسی لیے میں بابا جیسی ہوں۔ میں فارنر نہیں ہوں مقامی ہوں۔" وہ جتاتے ہوئے بولی وہ اس کے اعتماد اور پُروقار انداز پر بغور اسے دیکھنے لگا تھا جیسے وہ متاثر ہو رہا تھا اس رات میں کوئی اسرار تھا یا وہ اسرار آنیہ مرتضیٰ کی شخصیت میں تھا وہ جیسے بندھ رہا تھا وہ اسے بات کرنے پر اکسا رہا تھا جیسے وہ اس کے ساتھ مزید وقت گزارنا چاہ رہا تھا مگر آنیہ نے اپنا وائلن اٹھایا اور سہولت سے بولی۔

"مجھے صبح یونیورسٹی جانا ہے اب سونا چاہیے شب بخیر۔" وہ کہہ کر فوراً ہی اٹھی اور چلتی وہاں سے نکل گئی۔

❁......❁......❁

اس نے کچن میں جھانکا تو فاطمہ ملازم کے ساتھ مل کر کھانا پکا رہی تھیں اور خاصی بزی دکھائی دے رہی تھیں اس پر نگاہ پڑی تو وہ پلٹنے والی تھی جب فاطمہ نے پوچھا۔

"آنیہ! تمہیں کوئی کام تھا، واپس کیوں جارہی ہو؟"

"نہیں وہ...... میں یونہی آئی تھی فاطمہ! مگر آپ بزی تھیں تو......" وہ مروت سے مسکرائی تھی۔

"میں میکال کے لیے چکن کریلے بنارہی تھی، اسے یہ سب وہاں انگلینڈ میں تو ملتا نہیں سو جب بھی یہاں آتا ہے اس کی فرمائش ہوتی ہے اسے ایسے سب کھانے ملیں۔" وہ مسکرائی اور سلاد کاٹنے میں فاطمہ کی مدد کرنے لگی۔

"فاطمہ ایک بات پوچھوں؟ آپ نے شادی کیوں نہیں کی؟ میرا مطلب ہے آپ ملک کی اتنی بڑی ہارٹ سرجن ہیں، خوب صورت ہیں، قابل ہیں۔ بابا کے بعد آپ کو اس طرح خود کو اپنے تک محدود نہیں رکھنا چاہیے تھا، آپ تمام خوشیوں پر اتنا ہی حق رکھتی ہیں جتنا کہ کوئی اور آپ کو تنہا نہیں رہنا چاہیے۔" وہ بولی تو فاطمہ اسے دیکھنے لگی پھر مسکرادی۔

"ہمارا رشتہ عجیب ہے کچھ آنیہ! میں نے کبھی زندگی میں نہیں سوچا تھا۔ میں مرتضیٰ کے بچوں کو دیکھوں گی یا پھر مرتضیٰ کی اولاد کے ساتھ رہوں گی، یہ ناممکن ہی تو تھا جیسے وہ بے جوڑ رشتہ تھا یا پھر جس طرح وہ ختم ہوا اس کو دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ ایسا کچھ ہوگا۔" آنیہ مسکرادی۔

"زندگی بہت ہی ان سوچی باتوں سے عبارت ہے فاطمہ! ہم جو سوچتے نہیں وہی ہوتا ہے، جب میں فرانس میں تھی ممی بابا کے ساتھ تو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ زندگی کبھی کسی مشکل سے دوچار ہوگی یا پھر کسی مقام پر آ کر ایک سوالیہ نشان بن جائے گی مگر اپنی مشکلات کا حل ڈھونڈنا اور الجھن کو سلجھانا ہی زندگی ہے نا؟" وہ بولی تو فاطمہ مسکرادی۔

"مجھے شادی کے لیے وقت نہیں ملا آنیہ! پہلے کچھ برس سنبھلنے میں لگے اور اس کے بعد کے برس اتنا بزی رہی کہ اپنے لیے بھی وقت نہیں نکال پائی۔"

"آپ کو بابا سے کچھ انسیت تھی؟ میرا مطلب ہے کہ......" وہ بولتے بولتے رک گئی تو فاطمہ مسکرادی۔

"تمہارے بابا کی پرسنالٹی بہت متاثر کن تھی آنیہ! مگر میں نہیں جانتی کہ وہ محبت تھی یا کچھ اور میں نے کچھ سوچ کر خود کو محبت کے اس تجربے سے بچا کر رکھا، میں قصداً محتاط رہی۔"

"یہ دو خوب صورت لڑکیاں کچن میں کھڑی ہو کر کیا راز و نیاز کررہی ہیں؟" میکال شاہ کب وہاں آیا تھا ان دونوں کو خبر نہیں ہوئی تھی۔ فاطمہ میکال کی طرف دیکھ کر مسکرادی۔

"ہم مل کر ڈنر تیار کررہے ہیں، تم تو میٹنگ کے لیے گئے تھے، جلدی کیوں لوٹ آئے؟"

"میں نکل گیا تھا مگر پھر راستے میں تھا تو کلائنٹ کی طرف سے کال آ گئی میٹنگ کینسل ہوگئی، سو میں واپس گھر آ گیا۔" وہ پلیٹ سے کھیرے اٹھا کر کھانے لگا۔

"تم بوا جی کے ساتھ جا کر بیٹھو، میں کھانا لگواتی ہوں۔" فاطمہ خان نے کہا۔

"میری کچھ مدد کی ضرورت ہو تو بتادیں فاطمہ!" وہ مسکرایا۔

"نہیں، تم جاؤ یہاں سے۔" فاطمہ نے مسکراتے ہوئے ڈپٹا۔ آنیہ سر جھکائے کھیرے کاٹ رہی تھی، میکال شاہ نے اسے بغور دیکھا آنیہ نے بھی نگاہ اٹھا کر دیکھا، مگر دوسرے ہی پل نگاہ ہٹا گئی، وہ پلیٹ کر باہر نکل گیا تھا۔

ڈنر کے بعد جب وہ کافی بنارہی تھی تبھی وائلن کے سُر اس کے کانوں میں پڑے، وہ حیران ہوئی تھی کافی لے کر آئی تو میکال شاہ اس کے وائلن کے تاروں سے عجیب ساز چھیڑ رہا تھا، بوا اور فاطمہ اسے بیٹھے محویت سے سن رہے تھے، وہ حیران تھی۔ وہ وائلن بجانا جانتا تھا، وہ کافی کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اس کے سامنے بیٹھی تو وہ اسے دیکھ کر مسکرایا اور وائلن کے سُر تبھی دم توڑ گئے۔ بوا اور فاطمہ نے اس کے لیے تالیاں بجائی تھیں۔

"مجھے نہیں معلوم تھا تم وائلن بجانا جانتے ہو!" فاطمہ نے مسکراتے ہوئے کافی کا سپ لیا وہ آنیہ مرتضیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرادیا۔

"میری استادِ محترم آپ کے سامنے بیٹھی ہیں، جو بھی سیکھا ان سے سیکھا۔" میکال شاہ نے اس کی طرف اشارہ کردیا وہ حیران رہ ہی گئی۔

"میں...... میں نے آپ کو کب سکھایا؟" وہ حیرت سے بولی۔

"اس روز رات میں جب ہم ٹیرس پر بیٹھے تھے تو آپ بتارہی تھیں نا میں اچھا سیکھنے والا ہوں، مجھے چیزیں جلد ازبر ہوجاتی ہیں۔" وہ بغور دیکھتے ہوئے مسکرایا۔

"آنیہ بہت اچھا وائلن بجاتی ہے میکال! یہ بات مذاق نہیں ہے مگر یہ بات طے ہے کہ تم پہلے سے وائلن بجانا جانتے ہو نا؟ آنیہ پریشان مت ہو، میکال کی عادت ہے مذاق کرنے کی۔" اسے تذبذب کا شکار ہوتی دیکھ کر فاطمہ نے اسے مشکل سے نکالا۔ میکال اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور ان نظروں میں کچھ تو خاص تھا، وہ جیسے سمجھنے سے قاصر تھی یا پھر وہ اس بارے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

وہ ٹیرس پر تھی جب وہ اس کے پاس آن کھڑا ہوا وہ فوراً وہاں سے چلے جانا چاہتی تھی، تبھی میکال شاہ کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ آ گیا۔ آنیہ مرتضیٰ نے پلٹ کر دیکھا تو وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا اس کی نظریں جیسے اس کے چہرے کا طواف کررہی تھیں اور آنیہ الجھن سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"یہ کیا ہے؟"

"مجھے خود اندازہ نہیں۔" وہ مدھم لہجے میں بولا اور اس کی نظریں اس کے چہرے پر گڑی تھیں۔ ان نظروں میں تپش تھی ایک الاؤ تھا، وہ زیادہ دیر دیکھ نہیں پائی اور نظریں جھکتی چلی گئیں۔

"میں نہیں جانتا مگر کچھ ہے جو مجھے تم سے باندھ رہا ہے، تم مجھے پہلے دن سے ہی اپنے اختیار میں لیتے ہوئے

لگ رہی ہو اور میں جیسے تمہارا معمول بن رہا ہوں۔ میں تم سے پوچھنا چاہتا تھا ایسا کیوں کر رہی ہو؟ میں اپنے بچاؤ کی سعی کرتے تھکنے کیوں لگا ہوں اور تم مجھے زبانی ازبر ہوتی کیوں جا رہی ہو؟" اس مدھم لہجے کی سرگوشی پر وہ حیران رہ گئی تھی۔

"میکال شاہ آپ......" وہ بولنے لگی تب ہی میکال شاہ نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کر دیا اور اسے بغور دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے گمان ہے یہ محبت کی ابتداء ہے اگر یہ ابتداء ہے تو مجھے اس انتہا سے ڈر لگتا ہے۔ اس ابتداء میں یہ حال ہے کہ وجود مشکلوں میں گھرا لگتا ہے جیسے تم نے جنگل میں آگ لگا کر میرے سامنے سارے راستے بند کر دیئے ہوں۔ اس محبت کے آغاز میں یہ حال ہے تو کیا ہوگا جب اس محبت کا اقرار آپ کے لبوں سے سنوں گا؟" وہ حیران رہ گئی تھی' میکال شاہ کی گرم سانسوں کی تپش اس کی انگلیوں کے الاؤ' وہ کسی پتے کی طرح کانپنے لگی تھی۔ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑا لیا اور بھاگتی ہوئی وہاں سے نکل آئی مگر اس کے ہاتھ پر اس کا لمس جیسے جل رہا تھا۔

یہ محبت تھی؟ وہ شب بھر سو نہیں پائی سانسوں میں ارتعاش رہا' دل کتنی زور سے دھڑکتا رہا' وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی ایسا کیوں ہو رہا تھا۔ وہ شب بھر کیوں سو نہیں پائی' جان مشکل میں کیوں ہو رہی تھی۔ صبح وہ جاگی تو راہداری میں میکال شاہ سے سامنا ہو گیا' وہ جیسے نظر بچا کر گزر جانا چاہتی تھی مگر وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے آ رکا لمبا چوڑا شخص' وہ چاہتی بھی تو شاید نظر انداز نہ کر پاتی۔

"یہ بے خبر نینا' انجان دکھائی دینا' نظر چرانا کہیں آپ کو پیار تو نہیں ہو گیا؟ یہ گریز یہ بے نیازی کے سلیقے سیکھنے میں کچھ وقت لگے گا شاید آپ کو۔ موسم نئے ہوں تو عادی ہونے میں وقت لگتا ہے نا؟" وہ جیسے اس کی کیفیت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا؟" وہ اطمینان اور مکمل اعتماد سے بولی۔

"کیا...... آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟" وہ بے نیاز لگ رہا تھا۔

"آپ کچھ نہیں جانتے میرے بارے میں' نہ میں آپ کے بارے میں۔ مجھے آپ کی باتیں عجیب لگ رہی ہیں' کسی غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں آپ یا پھر خوش فہمی کا؟"

"یہ غلط فہمی نہیں ہے اور خوش فہمیوں کے لیے کہیں گنجائش نہیں ہے' رہی بات آپ کے بارے میں جاننے کی تو میں تم سے پیار کرتا ہوں یہ میں جانتا ہوں۔ میں نے جتنا جانا ہے مجھے وہ اچھا لگتا ہے' اس تھوڑے جاننے سے مجھے شدید پیار ہوا ہے۔ اس کم جاننے کی محبت کا عالم یہ ہے کہ میں شب بھر سو نہیں پایا۔ آپ شناسائیوں کو سمیٹ کر ایک طرف رکھنے کے درپے ہیں' مجھے ڈر ہے یہ محبت خواب نہ بن جائے۔" وہ خدشے بیان کر رہا تھا۔

"محبت ایسے نہیں ہوتی میکال شاہ!" وہ جتاتے ہوئے بولی۔

"پھر کیسے ہوتی ہے' آپ کو اس کا تجربہ ہے؟" وہ پوچھنے لگا' آنیہ نے فوراً سر نفی میں ہلا دیا۔

"محبت ہونے کے کلیے ہوتے ہیں یا اعداد و شمار' محبت واقع ہونے کے اسباب تلاشنا چاہتی ہیں یا آپ واقعات کے تسلسل کو جوڑ کر خدشوں کی کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟ جب آپ نے محبت کی نہیں تو آپ کو اس کا علم کیسے ہو گیا کہ محبت کیوں ہوتی ہے اور کیسے ہوتی ہے؟ تجربات سے خود کو گزرنے دیں گی تو ان حدتوں کی خبر ہوگی نا اور کلیوں اور مفروضوں کو محبت کا جواز بتانا چاہتی ہیں تو بخوشی ایسا کر سکتی ہیں مگر محبت کے ہونے اور نہ ہونے کی وجوہات تلاشنا بے وقوفی ہو سکتی ہے کیونکہ محبت کے شواہد بڑے واضح اور گہرے ہوتے ہیں آنیہ مرتضیٰ! وہ شواہد اس گھڑی میری نظر آپ کی نظروں میں دیکھ رہی ہے' کیا آپ دیکھ کر بھی انجان بننا چاہتی ہیں؟" وہ بہت مدلل لہجے میں بولا۔

آنیہ الٹے قدموں پلٹی اور وہاں سے نکل آئی' اس شخص نے کیا کر دیا تھا' وہ لمحوں اپنی دھڑکن کو معمول پر نہیں

لا پا رہی تھی۔ شام میں جب وہ اپنے وائلن کے تاروں سے کھیل رہی تھی تو وہ آ گیا' ٹیرس کے دوسرے کنارے پر کھڑا اسے دیر تک تکتا رہا۔ آنیہ مرتضیٰ کے وائلن کے تاروں سے کھیلتے ہاتھ رک گئے تھے' اس نے مقابل بیٹھ کر اس کے ہاتھ سے وائلن لے کر ایک طرف رکھا اور اس کے ہاتھ کو ہاتھوں میں لے لیا۔

"محبت کھیل نہیں ہے کہ آغاز کرو اور انجام کی فکر کیے بنا اسے ختم کر دو۔ محبت ان خدشات سے بہت دور کی چیز ہے۔ میں تمہیں اپنے سارے یقین سونپنا چاہتا ہوں مگر اس سے قبل مجھے اتنا یقین چاہیے کہ تم یقین رکھتی ہو۔ محبت یقین کے بنا ادھوری ہے اور میں مفروضوں کی بنیاد رکھنے نہیں آیا' تمہیں وہ یقین سونپنے آیا ہوں جو محبت کو کم ہونے نہیں دے گا' کیا تم میرا اعتبار کرنا چاہتی ہو آنیہ مرتضیٰ خان! کیا تم مجھے وہ اجازت دیتی ہو کہ میں تمہیں کا محبت یقین سونپ دوں اور تمہیں اپنے ساتھ باندھ لوں؟" وہ بہت یقین سے کہہ رہا تھا اور آنیہ مرتضیٰ حیرت سے اس کی سمت دیکھ رہی تھی وہ گنگ تھی' کوئی لفظ آج اس کی دسترس میں نہ تھا اور تبھی بارش ہونے لگی تھی وہ دونوں بھیگنے لگے تھے مگر دونوں کو اس کی پروا نہیں تھی۔

"اگر میں کہہ دوں کہ تم تمام دروازوں پر قفل لگا کر ساری چابیاں اپنے پاس رکھ لو تو کیا یہ یقین کرنے کو کافی ہوگا؟ کیا یہ یقین کافی نہیں کہ میں تمہیں اختتام تک اختیار کُل دے رہا ہوں' کیا یہ یقین کافی نہیں؟" میکال شاہ اس تاریکی میں اس کے سامنے بیٹھا کہہ رہا تھا اور اسے لگا اس یقین کے آگے جیسے کُل کائنات ہیچ ہے۔ اس لہجے سے آگے اسے کوئی لہجہ سنائی نہیں دے رہا تھا اور حیران تھی کہ وہ کچھ اور سن کیوں نہیں پا رہی۔ اس لہجے میں ایسا کیا تھا یا پھر کیسا فسوں تھا اس بارش میں؟ یہ موسم اپنے ساتھ کوئی نیا بھید لایا تھا' وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی مگر وہ اس شخص کے سامنے سے اٹھ نہیں سکی تھی' جیسے محبت نے اس کے پاؤں باندھ لیے ہوں اور وہ اسباب تلاش کرنے کی خواہش میں بے بس ہو گئی تھی۔

"کیوں کر رہے ہو یہ سب' کس لیے؟" اس نے پوچھا تو اس کی آواز و لہجہ بہت بے ہمت لگ رہا تھا۔

"تمہیں ڈر کیوں لگتا ہے اور کس بات سے؟"

"مجھے کوئی ڈر نہیں ہے۔" وہ اٹھنے لگی تھی مگر اس نے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے دوبارہ بٹھا دیا۔

"بارش تیز ہو رہی ہے میکال شاہ!" وہ جتاتے ہوئے بولی۔

"ہونے دو۔" وہ عجیب دیوانگی میں بولا۔

"کیا چاہتے ہو' یہ بچپنا کس لیے؟" اسے نے تھک کر پوچھا۔

"شادی کرو گی مجھ سے؟" اس نے پُر اعتماد لہجے میں پوچھا۔

"شادی...... اس طرح...... کتنا جانتے ہیں ہم ایک دوسرے کو؟ کیا یہ بے وقوفی نہیں ہوگی؟" وہ بضد تھی جیسے وہ حفاظتی بند باندھ کر طوفان کو ٹالنا چاہ رہی تھی۔

"اگر یہ بے وقوفی ہے تو مجھے خرد کو خیرباد کہہ دینے پر کوئی ملال نہیں ہوگا۔"

"یہ پاگل پن ہے میکال شاہ! میری منگنی دس برس کی عمر میں ہو گئی تھی' تم جانتے ہو فاطمہ میری کون ہے؟ میں اس کی کزن نہیں ہوں' وہ میرے بابا کی منگیتر تھی' ہمارے خاندان میں بچپن کی شادیاں اور منگنیاں کرنے کا رواج عام ہے' میرے بابا نے اس کے خلاف بغاوت کی تھی انہوں نے فاطمہ سے شادی نہیں کی اور فرانس چلے گئے تھے' وہاں انہوں نے میری ممی سے شادی کی مگر جلد ہی یہ حسین خواب ٹوٹ گیا' وہ دونوں ایک حادثے میں نہیں رہے اور مجھے اسی گھر میں واپس آنا پڑا اور تب میری منگنی ایک اکیس سال کے نوجوان سے کر دی گئی تھی' عمر بھائی بھی پڑھے لکھے تھے وہ مجھے اس سے بچانا چاہتے تھے۔ انہیں مجھ سے محبت نہیں تھی اور محبت ہونے کا کوئی جواز بھی نہیں تھا تم جانتے ہو مجھے گھر سے نکال دیا گیا' میں یہاں رہ رہی ہوں تو صرف اس لیے کہ میرے پاس کوئی اور ٹھکانہ نہیں۔ عمر بھائی میرے منگیتر نے مجھے یہاں چھوڑا تھا ان کی نظر

میں میرے لیے یہ سب سے مضبوط پناہ گاہ تھی مگر......"
اس نے تھک کر گہری سانس لی۔

"میکال شاہ! مجھے محبت' شادی' ان سے بہت ڈر لگتا ہے' پلیز مجھے اس خوف میں مبتلا مت کرو' شاید مجھے اس خوف سے باہر آنے میں کچھ وقت لگے مگر...... میں نہیں جانتی۔" وہ سرنفی میں ہلاتی ہوئی بولی اور اس کی طرف سے نظریں پھیرلیں۔

"میری طرف دیکھو آنیہ! کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں اس ڈر کو تمہارے اندر سے نکال پانے میں ناکام رہوں گا۔ کیا تم اپنے یہ بے کار کے خدشے ایک طرف رکھ کر ہم دونوں کے بارے میں سوچ نہیں سکتیں!" وہ بارش میں بھیگتا مدھم لہجے میں کہہ رہا تھا۔ آنیہ مرتضٰی خان کی آنکھیں اسے تک رہی تھیں۔

"ان آنکھوں کو شناسائی کے موسم دو آنیہ خان! یہ شناسائیوں کے بنا بہت بے رنگ لگتی ہیں' ان آنکھوں کو اس طرح بے رنگ مت کرو۔"

"میکال شاہ! میں نہیں جانتی دادا ابا کا فیصلہ کیا ہوگا' میں تمہیں اپنے ساتھ خطرات کی نذر نہیں کرنا چاہتی۔ میں تمہیں مشکلات میں نہیں گھیر سکتی۔"

"کیا تم مجھ سے محبت بھی نہیں کرسکتیں؟ بنا کسی نفع نقصان یا سود وزیاں کے خوف کے؟ کیا محبت اتنی کمزور ہے کہ سارے خوف اس پر حاوی ہورہے ہیں' تم اپنے اندر کے وہ خوف ختم کرنا کیوں نہیں چاہتیں آنیہ خان!"

"اگر میں کہوں آنیہ خان کہ میں جانتا ہوں ان آنکھوں میں محبت ہے تو' تم میری طرف دیکھنا بند کردو گی یا پھر خوف سے اپنی آنکھوں کو بند کرلو گی اور تمہیں یقین ہے کہ آنکھوں کو بند کرلینے سے وہ روشنی پھوٹ کر باہر نہیں آئے گی' تم ان روشنی کی لکیروں کو بند کمروں میں قید کرپاؤ گی آنیہ مرتضٰی خان! اور ان آنکھوں کا کیا کرو گی تمہاری ہر نظر ایک روشنی ہے۔ تم بات کرو نہ کرو وہ روشنی بات کرتی ہے' تم یہ سارے وصف کیسے بھول پاؤ گی اور بھول جانے کی ٹھان بھی لو تو کیا یہ ممکنات میں سے ہوگا؟" اس کے لہجے کا یقین حد سے سوا تھا۔

آنیہ مرتضٰی اس شخص کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ وہ عجیب تھا' بہت عجیب مگر اس کا دل اس کے لیے دھڑک رہا تھا۔ وہ بارش میں بھیگتی اس شخص کو چپ چاپ دیکھ رہی تھی اور صبح جب وہ اٹھی تھی تو بوا اس سے پوچھ رہی تھیں۔

"تم رات ٹیرس پر بارش میں بھیگتی رہی ہو' تمہاری ناک سرخ ہورہی ہے اور آنکھیں بھی۔" اور وہ نظریں نہیں ملا رہی تھی۔ یقیناً بوا نے اسے میکال شاہ کے ساتھ بیٹھا دیکھ لیا تھا۔

"وہ میں بیٹھی تھی تو میکال شاہ وہاں آ گئے تھے اور......"

"کوئی بات نہیں' تمہیں اس طرح وضاحتیں دینے کی ضرورت نہیں مگر مجھے ایک بات پریشان کررہی تھی۔" بوا نے اس کے سامنے کافی رکھتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا؟" وہ چونکی۔

"تم جانتی ہو فاطمہ کو کسی سے محبت ہوئی ہے اب سے نہیں پچھلے پانچ سالوں سے۔"

"اچھا' کس سے؟" وہ ڈاکٹر طلحہ! ...... جو اس روز گھر آئے تھے؟ وہ تو بہت نائس ہیں' فاطمہ ان کے ساتھ کھڑی اچھی بھی بہت لگ رہی تھیں' دونوں کی جوڑی اچھی رہے گی اور......" وہ بول رہی تھی جب بوا نے اسے چپ کرایا۔

"نہیں طلحہ وہ نہیں ہے۔" وہ حیران سی بوا کو دیکھنے لگی تھی۔

"تو پھر کس سے؟" وہ چونکی تھی۔

"میکال شاہ!" بوا نے بتایا تھا اور وہ ساکت رہ گئی تھی۔

"کیا......؟" اس کے سر پر جیسے آسمان آن گرا تھا۔

"ہاں وہ میکال شاہ ہے مگر میکال شاہ پانچ برس چھوٹا ہے فاطمہ سے' سو فاطمہ نے کبھی کوئی پیش رفت نہیں کی۔" بوا نے آگاہ کیا۔

"تو کیا میکال شاہ بھی؟" اسے اپنی آواز بہت اجنبی لگی۔

"میکال نے کبھی کچھ کہا نہیں مگر جس طرح وہ یہاں آتا ہے' اپنا وقت فاطمہ کے ساتھ گزارتا ہے اس سے لگتا ہے وہ فاطمہ کو پسند کرتا ہے مگر شاید وہ فاطمہ کو پرپوز کرتے ہوئے ڈرتا ہے کہ کہیں وہ انکار نہ کردے۔" بوا نے وضاحت دی۔ آنیہ کو سارے خواب ایک لمحے میں کرچیوں میں بٹتے دکھائی دیئے' اپنا لہجہ اسے بہت اجنبی لگا اور ساکت سی بوا کو دیکھتی رہی۔

"فاطمہ نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

"فاطمہ بہت سی باتیں اپنے اندر دبا کر رکھتی ہے' اس کی عادتوں کو جانتی ہوں میں۔ تبھی مجھے ڈر تھا اسے کوئی نقصان نہ ہو' میں نے تمہیں بتانا ضروری سمجھا کہیں تم اس تکلیف کی وجہ نہ بنو۔" بوا بہت سہولت سے کہہ رہی تھیں۔

"مجھے غلط مت سمجھو بیٹا! میرے لیے تم بھی میری بیٹی جیسی ہو مگر فاطمہ کی محبت نے پانچ برس انتظار کیا ہے' وہ جن حالات اور تجربات سے گزری ہے اسے حق ہے کہ وہ بھی خوشیوں کو چنے' خوشیوں کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ فاطمہ تمہیں اپنی چھوٹی بہن کی طرح محبت کرتی ہے' فاطمہ کا دل بہت بڑا ہے اگر اسے خبر ہوئی تو وہ سب کچھ تمہاری جھولی میں ڈال کر خود بے فکر ہوجائے گی مگر میں نہیں چاہتی فاطمہ مزید کوئی قربانی دے' تم عمر کے اس حصے میں ہو جہاں بہت سے راستے مل سکتے ہیں مگر فاطمہ اس جگہ کھڑی ہے جہاں راستوں کا اختتام قریب ہے' میں چاہتی ہوں وہ اپنی منزل جلد پالے۔ بیٹا! تم سمجھ رہی ہو نا میری بات؟" بوا نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

❁......❁......❁

اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے کیا کرنا تھا اس روز جب سب شام کی چائے پی رہے تھے تبھی وہ بولی۔

"فاطمہ! میں نے سوچا ہے میں فرانس واپس چلی جاؤں اور اپنی اسٹڈی وہاں کمپلیٹ کروں ان فیکٹ میں نے کچھ یونیورسٹیز کو بھی چیک کیا ہے' بابا کا بھی خواب تھا۔"
میکال شاہ نے اسے حیرت سے دیکھا اور فاطمہ بھی چونکی۔

"تم اچانک یہاں سے جانے کی بات کیوں کررہی ہو؟"

"نہیں اچانک نہیں' میں کافی دنوں سے سوچ رہی تھی۔" آنیہ نے اپنے طور پر جواز دیا۔

"وہاں بابا کا بزنس بھی ہے جسے انکل ہاشم دیکھ رہے ہیں' میں وہاں جاؤں گی تو اس بزنس کو بہتر انداز میں آگے بڑھا سکوں گی۔"

"تم کہیں نہیں جاؤ گی آنیہ!" فاطمہ نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"تو پھر جلدی شادی کرلیں تاکہ میری ذمہ داری ختم ہو اور میں دنیا کی سیر کو نکل سکوں۔" وہ مسکراتی ہوئی بولی تھی' فاطمہ مسکرادی اور میکال کو دیکھنے لگی۔

"تم دیکھ رہے ہو اس لڑکی کو' دادی اماں والی باتیں کررہی ہے۔ جیسے میری ساری ذمہ داری اس کے کاندھوں پر تو ہے۔" وہ مسکرارہی تھی۔

"آئی امپریس فاطمہ! آپ کو شادی کرلینا چاہیے۔"
میکال نے محسوس کیا تھا وہ کچھ عجیب برتاؤ کررہی تھی' وہ جیسے اس کی باڈی لینگوئج سے اس کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کررہا تھا۔

"تم نے کوئی لڑکا دیکھا ہے؟" وہ بولے بنا نہیں رہا تھا۔

"ہماری فاطمہ اتنی سمجھ دار ہیں خود اپنا ہم سفر چنیں گی' کیوں فاطمہ؟" وہ مسکرائی تو فاطمہ بھی مسکرادی۔

"پہلے تم شادی کرلو اس کے بعد میں کروں گی' تم اب میری ذمہ داری ہو اور تمہارے ہوتے ہوئے میں کوئی اور ذمہ داری لینا نہیں چاہتی۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"آنیہ ٹھیک کہہ رہی ہے فاطمہ! تم پہلے اپنے بارے میں سوچو۔" وہ آنیہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تبھی بوا بھی مسکرائی تھیں۔

"فاطمہ! آنیہ ٹھیک کہہ رہی ہے تمہیں اب کوئی فیصلہ لے لینا چاہیے۔"

"یہ آج آپ سب نے مل کر میرے خلاف محاذ کیوں بنالیا ہے؟" وہ مسکرائی۔ "تم اچانک سے سب کو میری شادی کی فکر کیوں ہونے لگی۔"

"اچانک نہیں میں تو تمہیں ہمیشہ ہی کہتی ہوں تمہاری شادی ہو تو میری بھی کچھ فکر کم ہو۔" بوا بولیں' وہ بوا کو پیار سے گلے لگاتی ہوئی مسکرادی۔ آنیہ وہاں خود کو بہت مس فٹ محسوس کررہی تھی وہ اٹھی اور اپنے کمرے میں آ گئی آج جانے کیوں آنکھیں بھیگ رہی تھیں جیسے اسے خود پر کنٹرول نہیں رہا تھا۔ دروازے پہ آہٹ ہوئی تو اس نے فوراً آنکھوں کو رگڑا' میکال شاہ نے دروازے پر کھڑے ہوکر اسے دیکھا تھا۔ وہ اس کی طرف پشت کرکے بیٹھی تھی وہ اس کا چہرہ دیکھ نہیں پایا تھا آنیہ مرتضٰی کو یہ غنیمت لگا تھا وہ اس کیفیت میں میکال شاہ کا سامنا کرنا نہیں چاہتی تھی اچھا ہوا تھا جو اس نے اقرار اسے نہیں سونپا تھا ورنہ آج اسے شرمندہ ہونا پڑتا۔ وہ سوچ رہی تھی تبھی میکال شاہ آگے بڑھ آیا تھا اور آنیہ مرتضٰی کے سامنے آن رکا۔ آنیہ مرتضٰی کے لیے اپنے چہرے کو چھپانا محال ہوگیا تھا وہ اس گھڑی اس کا سامنا نہیں کرسکتی تھی اور وہ اس کے چہرے کو بغور تکتے ہوئے جیسے سطر سطر پڑھ رہا تھا۔

"آپ روئی ہیں؟" وہ مکمل یقین سے اس کی جھکی پلکوں کو دیکھ رہا تھا۔

"نہیں' وہ......" آنیہ مرتضٰی سے کوئی بہانہ نہیں بن پا رہا تھا۔

"کیا نہیں؟" وہ وضاحت چاہ رہا تھا۔

"یونہی بابا اور ممی کی یاد آ گئی تھی' آج وہ زندہ ہوتے تو صورت حال مختلف ہوتی۔" وہ بات بناتے ہوئے بولی تھی مگر وہ اس کا چہرہ بغور تک رہا تھا۔

"کیا بات ہے؟" وہ پوچھ رہا تھا۔

"بتایا تو ہے آپ کو۔"

"آپ کا چہرہ یہ نہیں کہہ رہا' یہ آنکھیں کچھ اور کہہ رہی ہیں۔" وہ جتاتے ہوئے بولا۔ آنیہ مرتضٰی خان چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"مجھے آپ سے ضروری بات کرنا ہے۔"

"کریں' آئی ایم ہیئر۔" وہ مکمل توجہ سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"نہیں' ابھی نہیں' پھر کبھی سہی۔" وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔

"ابھی کیوں نہیں؟" وہ بضد دکھائی دیا' آنیہ الجھن سے چہرہ پھیر گئی۔ میکال شاہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کا چہرہ اپنی جانب کیا اور اس کے چہرے کو بغور تکتے ہوئے بولا۔

"اس چہرے پر جو لکھا ہے وہ الجھاوے لیے ہوئے ہے' میں آدھا پڑھ سکتا ہوں باقی آدھے کو سمجھنے کے لیے مجھے آپ کی معاونت کی ضرورت ہے۔" وہ مدھم لہجے میں بولا اور ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھاما مگر آنیہ نے اس کا ہاتھ فوراً جھٹک دیا اور دو قدم دور ہٹ گئی۔

"میکال شاہ کھیل کھیلنا بند کرو' تم ایک ساتھ دو جگہ نہیں کھیل سکتے۔ تم میری نظروں سے گرتے جارہے ہو میکال شاہ!" وہ بہت پرسکون لہجے میں بولی' میکال شاہ اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

"کیا...... کیا کہہ رہی ہو تم' میں نے کیا کیا ہے' کس کھیل کی بات کررہی ہو تم؟" وہ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا وہ نفرت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"تم جانتے ہو فاطمہ تم سے محبت کرتی ہیں؟ تم ایک ساتھ ہم دونوں سے کیسے کھیل سکتے ہو؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولی۔

"کیا...... کیا بات کررہی ہو تم؟" وہ حیرت سے بولا۔

"میکال شاہ! تم یقیناً جانتے ہوگے نا کہ فاطمہ پچھلے پانچ سال سے تمہیں چاہتی ہیں' تم فاطمہ کو بے وقوف بنا رہے ہو اور مجھے؟ تمہیں لگتا ہے تم اتنے گرے ہوئے کھیل کھیل سکتے ہو اور اس کی خبر کسی کو نہیں ہوگی' کیوں کررہے ہو تم ایسا؟ وہ کانپتے وجود کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی پوچھ رہی تھی۔ میکال شاہ نے اسے دیکھتے ہوئے شانوں سے تھاما تھا اس کے اندر کس قدر قیامت تھی اس کا اندازہ اسے اس کی گرفت سے ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ اسے اپنے گوشت میں گھستے ہوئے محسوس ہوئے تھے' وہ جلتی شعلے برساتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے کوئی کھیل نہیں کھیلا آنیہ مرتضٰی! میں نے فاطمہ سے کبھی محبت نہیں کی' مجھے فاطمہ خان سے محبت کبھی نہیں ہوئی۔ میں فاطمہ خان کی عزت کرتا ہوں مگر میں نے کبھی انہیں اس زاویئے سے نہیں دیکھا۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں مگر میرے لیے ان کی عزت' ان کا وقار بہت اہم ہے۔ میں ایسا کچھ نہیں سوچ سکتا ان کے بارے میں' کس کھیل کی بات کررہی ہو تم...... تم سے محبت کی ہے میں نے' جو کھیل کھیلتے ہیں وہ ساتھ زندگی گزارنے کے وعدے نہیں دیتے۔ میں نے ان پانچ سالوں میں فاطمہ خان کو کبھی کوئی وعدہ نہیں دیا نا کوئی اشارہ دیا۔ میری نگاہ ان کی طرف جب بھی اٹھی اس میں احترام تھا۔ مجھے رشتوں کو مان دینا آتا ہے' تم فاطمہ خان سے پوچھ سکتی ہو' میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔" وہ مضبوط لہجے میں کہہ رہا تھا' آنیہ خان نے ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھا تھا' وہ پلٹنے لگا تھا۔ آنیہ مرتضٰی نے اس کا ہاتھ تھام لیا وہ پلٹا نہیں تھا۔ آنیہ نے اس لمبے چوڑے شخص کی طرف دیکھا تھا۔

"آئی ایم سوری' مگر......" وہ مدھم لہجے میں بولی' آنکھیں ڈبڈبائی تھیں اس شخص کا عکس دھندلانے لگا تھا' وہ ضبط ہارنے لگی تھی تبھی اچانک ایک قدم کا فاصلہ طے کرکے اس نے اس شخص کے شانے پر اپنا سر رکھ دیا تھا۔ آنسو چپ چاپ بہنے لگے تھے' میکال شاہ بنا حرکت کیے کھڑا اس کا سر اپنے شانے پر دیکھ رہا تھا۔ اس نے اس کے گرد نہ اپنا حصار باندھا تھا نہ کوئی سرگوشی اس کی سماعتوں کو سونپی تھی۔

"میکال شاہ! فاطمہ خان تم سے محبت کرتی ہیں' ایک دن نہیں دو دن نہیں پانچ سال انہوں نے تمہیں دیئے ہیں۔ تمہیں اس محبت کی خبر نہیں ہوئی مگر اس محبت کی وقعت ہے۔ فاطمہ خان نے زندگی کو بہت جھیلا ہے انہیں اور دکھ مت پہنچانا۔" اس کے شانے پر سر رکھے وہ بھیگتی آنکھوں سے کہہ رہی تھی۔

"میں چاہتی ہوں تم فاطمہ خان کو پروپوز کرو' اس محبت کا جواب محبت سے دو' فاطمہ بہت اچھی ہیں۔ وہ تمہاری زندگی کو خوشیوں سے بھر دیں گی' تمہیں فاطمہ خان سے شادی کرنا چاہیے۔" وہ اپنے طور پر فیصلہ صادر کرتی ہوئی بولی' میکال شاہ نے بہت آہستگی سے اسے خود سے الگ کیا اور اس کے چہرے اور آنکھوں کو بغور دیکھا۔

"آنیہ خان! میں یہ شادی نہیں کرسکتا' میرے لیے ایسا ناممکنات میں سے ہے۔ میرے پاس ایک زندگی ہے اور میں اسے تجربات کی نذر نہیں کرسکتا۔ میں فاطمہ کے لیے کوئی فیلنگ نہیں رکھتا' تمہیں اپنے طور پر فیصلے کرنے کی عادت ہوگی مگر تم ان فیصلوں کو مجھ پر مسلط نہیں کرسکتی ہو میں بے سمت منزلوں کا سفر نہیں کرسکتا۔ یہ فاطمہ کے ساتھ بھی ناانصافی ہوگی' وہ بہت اچھی ہیں' میں فاطمہ خان کے لائق خود کو نہیں سمجھتا۔" وہ مضبوط لہجے میں بولا اور آنیہ مرتضٰی خان اس سے دور ہوگئی تھی۔

"تو پھر میری زندگی میں بھی تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔" وہ مضبوط لہجے میں بولی' میکال شاہ نے اسے جلتی نظروں سے دیکھا پھر اس کا ہاتھ تھام کر ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا۔

"میں تم سے پیار کرتا ہوں ڈیم اٹ! کیا چاہتی ہو تم؟ کیوں کھیلنا چاہتی ہو تین زندگیوں سے' تمہیں خبر ہے تم کیا کہہ رہی ہو؟ میں تمہارا کھلونا نہیں ہوں جو تم مجھ سے کھیلنا چاہتی ہو۔" وہ جارحانہ انداز میں کہہ رہا تھا وہ اس کے قریب تھا اس کی شعلے برساتی نظریں اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔ وہ اسے خاکستر کردینا چاہتا تھا ان آنکھوں میں گہرائی تھی اور وہ گہرائی آنیہ مرتضٰی کے لیے محبتوں سے بھری تھی۔ اس کی گرم گرم سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں' یہ محبت اس کے آس پاس تھی' ان دھڑکنوں کا شور وہ سن رہی تھی' وہ دل اس کے لیے دھڑک رہا تھا' وہ چاہتی تو ہاتھ بڑھا کر سب اپنے نام کرلیتی مگر وہ بہت آہستگی سے اس کی گرفت سے نکل گئی۔

"مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔" وہ پرسکون انداز میں سر نفی میں ہلاتی ہوئی بولی مگر میکال شاہ کے اعتماد میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ وہ مکمل سکون سے اسے دیکھتا رہا۔

"اگر تمہیں محبت نہ ہوتی تو تم تھوڑی دیر قبل میرے

شانے پر اپنا سر رکھ کر یوں آنسو نہ بہاتیں آنیہ مرتضیٰ خان! تمہیں خبر نہیں ہے مگر تم نے اپنی روح' وہ محبت وہیں میرے شانے پر چھوڑ دی ہے۔ تم نے اپنے دل کی دھڑکنوں کو یہیں میرے سینے پر منتقل کردیا ہے' تم اس احساس سے کیسے بچ پاؤ گی؟ اگر دل اور روح تم نے میرے وجود میں چھوڑ دی ہے تو پھر تمہاری زندگی کی حقیقت کیا ہوگی' کیسے جی پاؤ گی آنیہ مرتضیٰ خان! کیا سانسیں لے سکو گی اور اس سانس لینے میں زندگی کی کوئی رمق زندہ ہوگی؟" میکال شاہ نے اسے تھام کر جیسے جھنجوڑا تھا مگر وہ ساکت ہوئی اس کی طرف دیکھ رہی تھی اور اس گھڑی میکال شاہ کو جیسے بہت افسوس ہوا تھا۔

"تم غلط کررہی ہو آنیہ مرتضیٰ! بہت غلط کررہی ہو' دلوں کو خانوں میں بانٹ رہی ہو۔ تمہیں اپنے دل کی فکر نہیں ہے اور تمہیں میرے دل کی بھی خبر نہیں ہے۔" میکال شاہ نے اسے ایک جھٹکے سے چھوڑا اور باہر نکل گیا' وہ کھڑی دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی۔

❀......❀......❀
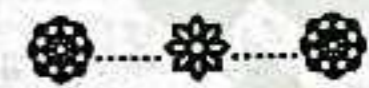
فاطمہ خان نے اس کے کپ میں چائے انڈیلتے ہوئے میکال شاہ کو بغور دیکھا' وہ نیوز پیپر پر اپنی توجہ مرکوز کیے ہوئے تھا اور آنیہ خاموشی سے سلائس پر مارجرین لگارہی تھی۔

"کیا ہوا...... یہ اتنی خاموشی کیوں؟" فاطمہ خان نے پوچھا تو آنیہ خان نے خاموشی سے فاطمہ کی طرف دیکھا تبھی وہ بولا۔

"فاطمہ! یہ خاموشی معمولی نہیں ہے' آنیہ سے پوچھیں۔" وہ اس کی طرف دیکھتا ہوا بولا وہ چونک کر دیکھنے لگی۔ میکال شاہ اس کی طرف دیکھتا ہوا مسکرادیا۔ فاطمہ نے اس کی طرف دیکھا۔

"میں...... کیا......" وہ گنگ تھی' جس تیزی سے میکال شاہ نے سب اس پر ڈالا تھا وہ حیران رہ گئی تھی' فاطمہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

"کیا ہوا؟ تم ایسے ری ایکٹ کررہی ہو جیسے تم چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی ہو؟" فاطمہ مسکرائی' وہ اس کی طرف دیکھتا ہوا مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ آنیہ کو اپنا اعتماد بحال کرنا پڑا۔

"نہیں وہ...... میں رات بھر اسائنمنٹ پر کام کرتی رہی تو کسی قدر تھکن تھی' میں سمجھ نہیں پائی کہ میکال شاہ کس بارے میں بات کررہے ہیں' آپ میکال شاہ سے پوچھ لیں۔" آنیہ نے اس کی طرف رخ موڑ دیا تھا' وہ مطمئن سا مسکرایا تھا۔

"آپ کے دل کی خبر مجھے کیسے ہوسکتی ہے آنیہ مرتضیٰ! میرا مطلب ہے آپ کیا سوچتی ہیں کیا پلان کرتی ہیں' اس کی خبر تو صرف آپ کو ہی ہوسکتی ہے نا؟ آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کا دماغ پڑھ سکتا ہوں یا دل پر کوئی اختیار رکھتا ہوں۔" وہ پرسکون تھا' فاطمہ خان مسکرادی۔

"آنیہ تم باتوں میں میکال سے نہیں جیت سکتیں' خیر مجھے دیر ہورہی ہے شام میں ملتے ہیں۔" وہ اٹھنے لگی تھی جب وہ بولا۔

"فاطمہ! آنیہ بتارہی تھی اس نے آپ کے لیے ایک لڑکا دیکھا ہے۔"

"لڑکا......؟" فاطمہ چونکی اور آنیہ کی طرف دیکھا' آنیہ نے حد درجہ حیرت سے اس بندے کو دیکھا مگر اس کا اطمینان ہنوز برقرار دکھائی دیا تھا۔

"فاطمہ وہ......" وہ تذبذب کا شکار دکھائی دی۔

"آنیہ مرتضیٰ! تمہیں بتانا چاہیے نا فاطمہ کو کہ تم ڈاکٹر طحہ کے بارے میں بات کررہی تھیں اور تمہیں ڈاکٹر طحہ اور فاطمہ کی جوڑی بھی بہت اچھی لگتی ہے؟" فاطمہ نے حیرت سے آنیہ کو دیکھا تھا' تبھی آنیہ بولی تھی۔

"وہ دراصل اس روز باتوں باتوں میں' مجھے...... دراصل میکال شاہ ہی نے ذکر چھیڑا تھا' میکال آپ نے ہی تو کہا تھا کہ طحہ کے ساتھ فاطمہ کی جوڑی اچھی لگے گی؟" وہ اس کا کھیل اس کے سر ڈال رہی تھی' وہ مسکرادیا۔

"تو کیا غلط کہا' دونوں ساتھ اچھے تو لگتے ہیں۔ فاطمہ آپ مانیں یا نہ مانیں اس لڑکی کو آپ کی شادی کی فکر بہت

زیادہ ہورہی ہے شاید اسے اپنی شادی کی جلدی ہے اور وہ سمجھتی ہے کہ آپ راستے سے ہٹیں گی تو اس کی باری آئے گی۔" وہ مسکرایا تو آنیہ نے اسے گھورا۔ فاطمہ خان نے ان دونوں کی طرف دیکھا پھر بیگ شولڈر پر ڈالتی ہوئی بولی۔

"میں چلتی ہوں شام میں ملتے ہیں۔" کہتے ہی فاطمہ وہاں سے نکل گئی تھی' آنیہ فوراً کرسی کھینچ کر اٹھی تبھی اس نے کلائی تھام لی تھی۔ آنیہ پلٹ کر اس شخص کو دیکھنے لگی تھی' میکال شاہ اس کی سمت بغور دیکھ رہا تھا۔

"تم راستوں کو بانٹنے کی ٹھان لو تو بھی دلوں کو نہیں بانٹ پاؤ گی آنیہ مرتضیٰ! تم تھک جاؤ گی' ہار جاؤ گی کیونکہ تمام راستے وہیں پلٹ آئیں گے جہاں سے شروع ہوئے تھے اور تمہیں ماننا پڑے گا کہ منزلوں کو چن لینا یا چھوڑ دینا تمہارے اختیار میں نہیں۔" وہ اطمینان سے کہہ رہا تھا اس کی کلائی پر اس کی گرفت مضبوط تھی' آنیہ مرتضیٰ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی اس شخص کے لہجے کا یقین اسے ڈرانے لگا تھا۔

"تم اپنے طور پر راستوں کا تعین تو کرسکتی ہو آنیہ مرتضیٰ! مگر منزلوں تک رسائی پانا تمہارے لیے ناممکن ہوگا۔" وہ بہت بکھرا دکھائی دیا تھا۔

"مجھے ان باتوں کی فکر نہیں ہے میکال شاہ!" وہ ہٹ دھرم لہجے میں بولی۔ "ان باتوں کی فکر وہ کرتے ہیں جو......" اس سے قبل کہ اس کی بات مکمل ہوتی میکال نے اس کے لبوں پر شہادت کی انگلی رکھ دی اور اسے بغور تکتے ہوئے بولا۔

"تمہیں کچھ خبر نہیں ہے آنیہ! تمہیں سب بہت آرام سے مل رہا تھا' تمہیں قدر نہیں ہوئی تمہیں خبر نہیں بے قراری کیا ہوتی ہے اور اضطرابی کسے کہتے ہیں؟ ان باتوں کا ہنر تمہیں نہیں آتا کیونکہ تمہیں تو اپنے دل کے دھڑکنے کی بھی خبر نہیں۔ تمہیں تو یہ بھی خبر نہیں کہ تمہاری آنکھیں مجھ سے وہ سب کہہ جاتی ہیں جو تم خود کہنے سے گریز کرتی ہو' تم ان بے قراریوں کے معنی سمجھ پاؤ گی تو جان پاؤ گی کہ محبت کی موجودگی کیا ہوتی ہے اور محبت کا نہ ہونا کیا ہوتا ہے۔" بہت سی گرم سانسیں اس کے چہرے پر چھوڑتا ہوا وہ وہاں سے نکل گیا اور آنیہ ساکت سی کھڑی رہ گئی تھی۔

❀......❀......❀
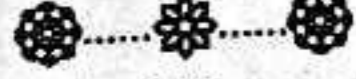
"آنیہ کیا تھا وہ سب؟" شام میں جب وہ فاطمہ کی ہیلپ کچن میں کھڑی کررہی تھی تو فاطمہ نے پوچھا اور وہ چونک کر رہ گئی۔

"کیا فاطمہ...... کس بارے میں پوچھ رہی ہیں آپ؟"

"صبح میکال شاہ کیا کہہ رہا تھا؟" فاطمہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

"فاطمہ! آپ جانتی ہیں اسے' آپ اس کی باتوں کو سیریس لے سکتی ہیں لیکن مجھے آپ سے بات کرنا تھی۔" وہ کسی نتیجے پر پہنچتے ہوئے بولی تھی۔

"کیا بات؟" فاطمہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ اپنے اندر ہمتوں کو جمع کرنے لگی تھی۔

"میں نے اس روز آپ سے پوچھا تھا کہ اگر آپ کو کسی سے محبت ہوئی ہو؟ آپ نے اس کا کوئی واضح جواب نہیں دیا تھا اور......" آنیہ نے بات ادھوری چھوڑ کر فاطمہ کے چہرے کو بغور دیکھا تھا تبھی آنیہ بولی تھی۔

"آپ کو کسی سے محبت ہوئی...... محبت ہے؟"

"تم یہ سب کیوں پوچھ رہی ہو آنیہ! محبت کا ذکر یہاں کیوں' وہ بھی اچانک؟" وہ مسکراتے ہوئے آنیہ کو دیکھتے ہوئے بولی آنیہ کی الجھنیں بڑھنے لگی تھیں۔

"اچانک نہیں میں سوچ رہی تھی آپ اتنی خوب صورت ہیں' آپ کا دل کسی کے لیے تو دھڑکتا ہوگا نا؟ کیا محبت سے بچ پانا ممکن ہے؟ سنا ہے فطری جذبہ ہے یہ اور کبھی نہ کبھی عود کر آتا ہے اور تب ہم نہ تو کوئی بند باندھ سکتے ہیں نا ہی اس سے انکار کرسکتے ہیں۔" آنیہ نے فاطمہ کی طرف دیکھا تو وہ مسکرادی۔

"تمہیں محبت کے بارے میں بڑا پتا ہے' کس نے بتایا؟" وہ چھیڑنے لگی تھی مگر آنیہ مسکرائی نہیں تھی۔

"آپ کو محبت ہوئی کبھی؟" وہ اپنے سوال پر رکی ہوئی

تھی' فاطمہ نے لب بھینچ کر اسے دیکھا تو پھر پلٹ کر دیگچی میں چمچ چلانے لگی تھی۔

"فاطمہ آپ محبت کو راز بنا کر رکھنے کی قائل ہیں؟"

"نہیں مگر محبت کی بات فضول لگتی ہے۔"

"محبت یک طرفہ ہو تب یا پھر دو طرفہ ہو تو؟" آنیہ نے سوال داغا۔

"محبت کا یک طرفہ یا دو طرفہ ہونا میٹر نہیں کرتا آنیہ! محبت چاہے یک طرفہ ہو یا دو طرفہ' محبت کی موجودگی بہت سکون دیتی ہے۔" فاطمہ کا جواب مدلل تھا۔

"محبت پرسکون کیفیت کا نام ہے؟" وہ حیران ہوئی تو پھر اس کے انداز میں بے چینی کیوں تھی؟ وہ خود اپنی کیفیت پر حیران تھی۔

"محبت میں بے چینی اس صورت میں ہوتی ہے آنیہ جب آپ غیر محفوظ ہوں' اس صورت میں آپ کے قدموں سے بے چینی لپٹنے لگتی ہے' محبت کا یقین اور اللہ پر بھروسہ اس محبت کی کیفیت کو ایک ٹھہراؤ کا مقام دیتا ہے تب آپ کو کوئی خوف نہیں رہتا اور تب آپ کے اندر وہ سکون والی کیفیت جنم لینے لگتی ہے۔" فاطمہ سکون سے کہہ رہی تھی وہ حیران ہوئی تھی تو کیا وہ غیر محفوظ تھی؟ لیکن وہ میکال کو کھونے سے نہیں ڈرتی تھی' وہ خود میکال کو پرے دھکیل رہی تھی تو پھر وہ بے چینی والی کیفیت اس کے اندر کیسے آئی تھی؟

اسے اپنا آپ سمندر لگا تھا' گہرا...... مگر شوریدہ یا طوفانوں میں گھرا' اضطرابیوں میں لپٹا اور اپنے سامنے کھڑی فاطمہ خان اسے کوئی پرسکون جھیل سی لگی تھی۔ میکال اس کے ساتھ تھا' اسے چاہتا تھا مگر اسے کھونے کا ڈر نہیں اس کے اندر تھا اگرچہ وہ اسے خود پرے دھکیل رہی تھی مگر ایک بے چینی اس کے اندر سرائیت کر رہی تھی اسے بے کل کر رہی تھی اور فاطمہ جیسے اس کیفیت سے ناآشنا تھی۔ کیا فاطمہ اس سے زیادہ بہتر محبت کے معنی جانتی تھی یا پھر وہ اس سے زیادہ ٹھہراؤ رکھتی تھی اور اسے حالات اور صورت حال کو اپنے بس میں کرنا آتا تھا؟

"آنیہ محبت میں ڈر نہیں آنا چاہیے' یہاں آپ کے اندر وہ ڈر جگہ کرتا ہے تب آپ کا سکون رخصت ہو جاتا ہے۔"

"مگر وہ یقین کیسے آتا ہے فاطمہ! محبت اپنا یقین کیسے سونپتی ہے؟ کیا وہ چند خاص لوگ ہوتے ہیں جن پر محبت اپنے وصف ظاہر کرتی ہے اور سلیقے سکھاتی ہے؟" وہ الجھنوں میں گھری بولی تھی' فاطمہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے مسکرا دی۔

"نہیں' مگر...... شاید ہم میں وہ ٹھہراؤ آتے دیر لگتی ہے۔" فاطمہ نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہیں تمہیں محبت تو نہیں ہو گئی؟" اور وہ ساکت رہ گئی۔

"مجھے محبت نہیں ہے۔" اس نے کہا اور اسے اپنا لہجہ خود اجنبی لگا تھا۔

"سچ کہہ رہی ہو؟" فاطمہ نے اسے جانچا۔

"مجھے محبت کبھی نہیں ہوئی۔" اس نے واضح انکار کیا۔

"پتا نہیں۔" اس نے شانے اچکائے تھے' دل پر ایک بوجھ سا آ رہا تھا' ایک بے چینی رگ و پے میں دوڑ رہی تھی۔ وہ پرسکون کیوں نہیں تھی' فاطمہ جیسی کیوں نہیں تھی' کیسا ڈر تھا اس کے اندر' تو کیا وہ میکال شاہ کو کھونا نہیں چاہتی تھی وہ الجھنوں میں گھرنے لگتی تھی۔

"کیا ہوا' تم ٹھیک ہو؟" فاطمہ نے پوچھا تھا' اس نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"میں آتی ہوں۔" وہ کہہ کر فوراً ہی باہر نکل آئی تھی۔ وہ بھاگتی ہوئی راہداری کے کنارے پر آن رکی تھی' وہ اپنے اندر اپنے ہی سوالوں کے جواب تلاش رہی تھی۔

وہ گہری سانس لیتے ہوئے پلٹی تھی جب اس سے ٹکرا گئی' میکال شاہ نے اس کے گرد اپنا حصار باندھ دیا تھا' یہ حفاظتی باڑھ اسے گرنے سے بچانے کے لیے تھی مگر اسے جیسے شعلوں نے چھو لیا تھا اس کی دھڑکنوں کے شور نے اس کے اندر ایک ہلچل مچا دی تھی وہ ساکت سی میکال شاہ کو دیکھ رہی تھی۔

"اتنی الجھنوں میں کیوں گھری ہو؟ کیا تم خود اپنے

سوالوں سے ڈر گئی ہو یا سوالوں کے جواب نہ پاتے ہوئے خود سے فرار کی راہیں تلاش کر رہی ہو؟" وہ سکون سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا وہ خاموشی سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگی تھی اور جانے کیوں اس کی آنکھوں میں پانی آن رکا تھا۔ اس نے بے بس ہو کر اپنا سر میکال شاہ کے سینے پر ٹکا دیا تھا اور اس کے آنسو میکال شاہ کا سینہ بھگونے لگے تھے' میکال شاہ چپ چاپ اس کا جھکا ہوا سر دیکھ رہا تھا۔

"مجھے تم سے محبت نہیں ہے میکال شاہ! میں نے تم سے محبت کبھی نہیں کی۔ تم کیوں کر رہے ہو یہ سب؟ کیوں اتنی ساری الجھنوں میں مبتلا کر رہے ہو مجھے؟ میں کیوں اتنی بے چینیوں میں گھر رہی ہوں؟ جب میرا تم سے واسطہ ہی نہیں تو۔" وہ شکستہ زدہ بول رہی تھی پھر میکال شاہ کی دھڑکنوں کا شور سنائی دیا تو اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پرے دھکیل دیا۔

"مجھے تم سے محبت نہیں ہے میکال شاہ! تم اپنے راستوں میں مجھے ڈھونڈنا بند کر دو۔" وہ دوٹوک لہجے میں بولی' وہ اطمینان سے اسے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"میں تمہیں اپنے راستوں میں نہیں' تم مجھے اپنے راستوں میں ڈھونڈ رہی ہو آنیہ مرتضیٰ! یہ مسائل تمہاری طرف سے ہیں ان کا سدباب بھی تمہی کو کرنا ضروری ہے' مجھ پر الزام عائد کرنا ان بے چینیوں کو ختم نہیں کرے گا۔" وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"میکال شاہ! فضول کی باتیں بند کرو' فاطمہ تم جیسے فضول سے بندے سے عشق میں مبتلا کیسے ہو سکتی ہے؟ مجھے حیرت ہے۔" وہ مسکرا دیا۔

"تم اپنا ذکر نہ کر کے بہت سے راز دل میں چھپانے کی کوشش کر رہی ہو مگر قفل لگا دینے سے حقائق چھپ نہیں سکتے آنیہ مرتضیٰ!" وہ پریقین تھا۔

"خیر' تمہیں ایک بات بتانا تھی۔"

"کیا؟" وہ اجنبی لہجے میں بولی تھی' وہ مسکرایا۔

"شادی کرو گی مجھ سے؟" میکال شاہ کے سوال پر وہ ساکت رہ گئی تھی وہ جتنا اس سے بھاگنے کی سعی کرتی۔ وہ اتنا اس کی بے چینیوں کو سوا کرنے چلا آتا تھا۔

"کیا بکواس ہے' میں نے کہا نا مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔" وہ اسی ضدی پن سے بولی جبکہ وہ مسکرا دیا۔

"میں فاطمہ سے پوچھنے جا رہا ہوں۔ میں فاطمہ خان کو پرپوز کرنے جا رہا ہوں' تم خوش ہو نا؟" وہ اس کی بے قراری سے محظوظ ہوا اور اس کے اندر اچانک ہی سکوت چھا گیا۔

"کیا ہوا اب یہ منہ کیوں بن گیا؟ تم چاہتی تھی نا میں فاطمہ کو پرپوز کروں اس کی محبت کا جواب محبت سے دوں تو اب کیا ہوا؟ اب چہرے کے تاثرات ایسے کیوں بدل گئے کیا تمہیں اس سے فرق پڑے گا آنیہ مرتضیٰ!" وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا اور آنیہ مرتضیٰ نے سر ہولے سے نفی میں ہلا دیا تھا۔

"نہیں' مجھے اس سب کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"خود کو یقین دلا رہی ہو یا دھوکہ دے رہی ہو؟" وہ اسے طوفانوں کے سپرد کرنا چاہ رہا تھا یا پھر اسے انوکھے وصف سکھانے کے درپے تھا۔

"میں Insecure نہیں ہوں میکال شاہ! یہ غیر محفوظ وہاں ہوتی ہے جہاں محبت ہو یا کچھ کھونے کا خوف ہو اور میں اس خوف میں مبتلا نہیں ہوں کہ مجھ سے کچھ کھو جائے گا۔" وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

"ایک سمندر جیسی لڑکی' جھیل جیسی باتیں کرتی عجیب لگتی ہے۔ سمندری ہو تو وسعتوں کی بات کرو' خود اپنے لیے بھی مشکل کھڑی کرتی ہو اور میرے لیے بھی' سنو کنارے پر آ جاؤ اگر راہ نہیں مل رہی تو مجھے راہ دو' میں تمہیں کنارے پر لانے میں مدد کر سکتا ہوں۔" وہ مہربان دکھائی دیا مگر وہ اچانک ہی پلٹ کر وہاں سے نکل گئی تھی۔

اس نے ان تمام صورت حال سے نمٹنے کے لیے خود کو مصروف کر لیا تھا وہ زیادہ تر وقت یونیورسٹی اور لائبریری میں گزارتی اور جب گھر آتی تو اپنے کمرے میں گھس جاتی اسے یہاں وہاں کی خبر نہیں تھی اور جبھی اس نے خبر سنی تھی

کہ میکال شاہ نے فاطمہ کو پروپوز کردیا ہے اس کے اندر کچھ ٹوٹنے لگا تھا وہ انتشار بہت غیر متوقع تھا' جب کہ وہ تو یہی چاہتی تھی کہ میکال فاطمہ خان کو پروپوز کرے۔ وہ اسے خود اس کی طرف دھکیلتی رہی تھی تو پھر آج اسے اپنے اندر ایک درد کا احساس کیوں ہوا تھا؟ وہ یہ خبر سن کر طوفانوں میں گھر گئی تھی۔ بوا اسے بتارہی تھیں اور اس سے آگے اسے کچھ سنائی نہیں دیا تھا' اس شب وہ اپنے کمرے میں دبی دبی سسکیوں کے ساتھ روتی رہی تھی مگر وہ کسی اور کو اس کا اندازہ ہونے دینا نہیں چاہتی تھی کہ اسے کوئی تکلیف ہے یا پھر وہ کمزور ہے۔ ایک شام یونیورسٹی سے لوٹی تھی تو باہر میکال شاہ سے سامنا ہوگیا تھا۔ وہ اجنبی نظروں سے اسے دیکھنے لگی پھر یکدم دھیان پھیرا اور وہاں سے نکل جانا چاہا تھا مگر کلائی اس کی مضبوط گرفت میں آگئی تھی وہ پلٹ کر خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔ بنا کچھ کہے جیسے وہ اسے ازبر کرنا چاہتی تھی۔ جیسے وہ بے خود تھی' میکال شاہ کو وہ چپ چاپ بہت عجیب لگی تھی۔ وہ ایسے تکلیف دینا یا کسی درد سے آشنا کرنا نہیں چاہتی تھی مگر شاید وہ اس گھڑی کسی طوفان کی زد پر تھی۔ میکال شاہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا مگر اس کا احساس جیسے اسے نہیں ہوا تھا وہ جیسے کوئی سرد سا وجود تھی۔

تُو ساتھ ہے اگر
تنہا کیوں ہے سفر؟
اتنا تُو بتا مجھے
کیوں ہے مجھ سے بے خبر
تیرے بنا کبھی راتیں نہ ہوں میری
تیرے قریب ہوں میرے دن بھی

"آنیہ!" میکال شاہ نے اسے پکارا' وہ تبھی لڑکھڑائی اور اس کی بازوؤں میں جھول گئی وہ اسے بازوؤں میں اٹھا کر اس کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا آنیہ کو؟" فاطمہ نے فکرمندی سے پوچھا۔

"پتا نہیں آپ چیک کریں۔"

"تم اسے کمرے میں لے جاؤ' میں آتی ہوں۔" فاطمہ عجلت سے بولی اور کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

❁......❁......❁

"سنو آنیہ! تمہیں کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ۔" فاطمہ نے اس کا ہاتھ پیار سے تھام کر اپنے لبوں سے لگایا۔ "تم مجھے بہت عزیز ہوگئی ہو آنیہ! مجھے نہیں لگتا کہ تم کبھی غیر رہی ہو' ایک عجیب سا رشتہ ہے' ہم میں مگر یہ رشتہ ہمیں بہت مضبوطی سے باندھ رہا ہے' تم میری بہن جیسی ہو اور میری بیٹی بھی ہو' مرتضٰی کے حوالے سے تم میری بیٹی ہو۔ کیا تم اپنے سکھ دکھ مجھ سے بانٹ نہیں سکتیں؟" فاطمہ نے اسے پیار سے اپنے ساتھ لگایا تو اس کی آنکھوں میں نمی آن رکی تھی۔

"فاطمہ! آپ بہت اچھی ہیں مگر مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے' آپ کے ساتھ رہ کر میں نے بہت کچھ سیکھا ہے' ان فیکٹ بہت پرسکون ہوں یہاں آپ کے پاس رہتے ہوئے۔"

"تو پھر کیا ہوا' کس بات کی ٹینشن تھی کہ تم اس طرح بے ہوش ہوگئیں؟"

"شاید بہت زیادہ اسٹڈی کا برڈن تھا' سمسٹرز بھی ہونے والے ہیں' ڈونٹ وری! آئی ایم اوکے۔" وہ مسکرائی تو فاطمہ کو مطمئن کرنے کو تبھی میکال شاہ دروازہ کھول کر اندر آیا تھا' آنیہ کی نظر اس سے لحہ بھر کو ٹکرائی اور پھر وہ اجنبی بن گئی تھی۔ میکال شاہ دروازے کے ساتھ وہیں رک گیا تھا' فاطمہ نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

"میکال! آؤ اِدھر' آنیہ سے باتیں کرو۔ اس کا موڈ درست کرو' کس کام کے ہو تم اگر تم میری آنیہ کا موڈ بھی ٹھیک نہ کرپاؤ؟" فاطمہ نے مسکراتے ہوئے میکال شاہ کو دیکھا تھا۔ وہ آگے بڑھ آیا تھا۔

آنیہ اس کی طرف دیکھنے سے مکمل گریز کررہی تھی' فاطمہ وہاں سے چلی گئی تھی' میکال شاہ اس کی طرف بغور دیکھنے لگا تھا۔

"کیسی ہو اب تم؟" اس نے پوچھا تھا' آنیہ شاہ نے بنا اس کی طرف دیکھے سرہلادیا۔

"تمہیں کس بات کا ملال ہے آنیہ! کیا پریشانی ہے؟ تم چیزوں کو اپنے طور پر چلانا چاہتی ہو اور جب سب تمہارے مرضی کے مطابق ہورہا ہے تو پھر تمہیں الجھن کس بات کی ہورہی ہے؟"

"ایسا کچھ نہیں ہے' آپ غلط سوچ رہے ہیں۔" وہ اسے جھٹلاتے ہوئے بولی۔

"تو پھر آنیہ مرتضٰی! کیا چاہتی ہو تم؟" وہ کچھ نہیں بولی تو تبھی وہ بولا۔

"میں واپس جارہا ہوں۔" وہ چونکی تھی۔

"کیوں؟"

"کیا مطلب کیوں' بزنس ہے وہاں' چھٹیاں ختم۔" وہ بولا۔

"آپ فاطمہ سے شادی نہیں کررہے' آپ نے تو فاطمہ کو پروپوز بھی کیا تھا؟" وہ حیران ہوتے ہوئے بولی تھی' میکال شاہ نے اسے خاموشی سے دیکھا پھر سکون سے بولا۔

"میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے آنیہ مرتضٰی!" آنیہ نے کشن اٹھا کر اسے دے مارا جسے اس نے تھام لیا تھا۔

"دلوں سے کھیلنا اچھا لگتا ہے آپ کو' بس یہی کرسکتے ہیں آپ' میں غلط نہیں تھی آپ دونوں سے کھیل رہے تھے۔ فاطمہ سے بھی اور مجھ سے بھی۔" وہ شاید مزید بھی کچھ بولتی مگر وہ اٹھا تھا اور وہاں سے نکل گیا۔ دروازے سے گزرتے ہوئے فاطمہ نے اسے حیرت سے دیکھا تھا پھر آنیہ کی طرف دیکھا تھا' آنیہ ٹوٹی پھوٹی اور بکھری دکھائی دی تھی' فاطمہ وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔

❁......❁......❁

میکال شاہ کچھ کہے بنا' کچھ سنے بنا' چلا گیا تھا اور اسے لگا تھا سب تھم جائے گا تو ایسا نہیں ہوا تھا' وہ طوفان تھا نہیں تھا۔ وہ شخص اس سے دور نہیں گیا تھا اس کے سامنے ہجر کی ایک طویل رات بچھا گیا تھا۔ وہ رات کی تاریکی میں وہاں ٹیرس پر بیٹھ کر دیر تک اپنا وائلن بجاتی رہتی تھی' وائلن کے سُروں میں عجیب بے قراری تھی' اس کے اندر کی کیفیات اس کے سُروں سے باہر آرہی تھیں' اسے پوری دنیا تاریکی میں گھری لگتی تھی۔ ہر طرف طویل چپ اور سناٹا تھا' اس کی خالی خالی نظریں آسمان پر تاروں کو دیکھتی تھیں۔ چاند دکھائی دیتا تھا مگر اس کی ضیا اندھیروں میں ڈوبی لگتی تھی۔

"میکال شاہ کے جانے سے کتنا سناٹا ہوگیا ہے نا۔" فاطمہ نے ڈنر کرتے ہوئے کہا تو اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"آنیہ! تم ٹھیک ہو؟" فاطمہ کو فکر ہوئی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں فاطمہ! آپ پریشان نہ ہوں۔" وہ تسلی دیتی ہوئی بولی۔

"تمہیں معلوم ہے میکال! اچانک سے کیوں چلا گیا؟"

"نہیں' میں نہیں جانتی مگر اس نے تو آپ کو پروپوز کیا تھا نا؟ پھر کیا ہوا؟" فاطمہ چونکی۔

"اس نے مجھے پروپوز کیا تھا' تم سے کس نے کہا؟"

"میکال نے خود۔"

"میکال نے...... اس نے ایسا کیوں کیا؟" فاطمہ حیران دکھائی دی تھی۔ "اس نے مجھے کبھی پروپوز نہیں کیا۔"

"اوہ......" آنیہ حیران رہ گئی تھی' رات جب وہ اسے دودھ کا گلاس دینے آئی تھی تو آنیہ نے پوچھا تھا۔

"مجھے لگا آپ دونوں شادی کررہے ہیں' آپ میکال سے محبت کرتی ہیں نا؟" فاطمہ نے اسے بغور دیکھا تھا پھر اثبات میں سرہلایا۔

"محبت اختیار میں نہیں ہوتی آنیہ! بہت بے اختیاریوں میں گھری رہتی ہے اور بہت سی بے اختیاریوں میں گھیر دیتی ہے۔ محبت لامحدود اور اختیار سے باہر کی شے ہے۔ محبت کیسی ہوتی ہے میں نہیں جانتی تم نے محبت کو کتنا سمجھا ہے مگر میرے لیے محبت میرے اندر کا سکون ہے۔" وہ لہجہ بہت پرسکون تھا اور انداز مدلل آنیہ حیرانی سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

"مجھے میکال شاہ سے محبت کیوں ہوئی' کیسے ہوئی' اس

کا جواز نہیں ہے۔ محبت اپنے جواز خود تلاش کرتی ہے اور خود ان جواز کو اپنے معنی دیتی ہے۔ میکال نے اس محبت کو سمجھا جانا یا نہیں اس سے مجھے فرق نہیں پڑتا مگر میں نے اس سے محبت بنا کسی سود و زیاں نفع اور نقصان کے کی۔ میں نے اس سے کسی بات کی امید کبھی نہیں رکھی محبت بڑھا ہوا ہاتھ نہیں ہے آنیہ! محبت دینے والا ہاتھ ہے میرے لیے محبت فزیکل اٹریکشن نہیں ہے میں عمر کے اس حصے پر کھڑی ہوں جہاں محبت کے معنی مجھے صاف دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے میکال شاہ سے محبت اسے پانے کے لیے نہیں کی میں جانتی ہوں اس کی نظروں میں میرے لیے احترام ہے عزت دیتا ہے وہ مجھے میں عمر میں اس سے پانچ سال بڑی ہوں شاید وہ کبھی میرے لیے اس طور سوچنے کی ہمت بھی نہیں کر پائے مگر محبت عمروں سے اور کسی طرح کے خسارے سے ہٹ کر ہے مجھے معلوم ہے ہم میں کوئی رشتہ نہیں بندھ سکتا۔ تو کیا ہم میں ایک رشتے کے نہ بندھنے سے سارے احساس ختم ہو جاتے ہیں؟" فاطمہ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا مگر وہ کوئی جواب نہیں دے سکی فاطمہ پلٹی اور باہر نکل گئی۔

ستارے جو ملتے ہیں
کسی کی چشم میداں میں
ملاقاتیں جو ہوتی ہیں
جمال ابر و باراں میں
یہ نا آباد وقتوں میں
دل ناشاد میں ہوگی
محبت اب نہیں ہوگی!
یہ کچھ دن بعد میں ہوگی
گزر جائیں گے جب یہ دن
یہ ان کی یاد میں ہوگی
محبت اب نہیں ہوگی!

اسے نہیں معلوم تھا کتنے دن گزر گئے تھے یا کتنے اور باقی تھے وقت کے گزرنے کا احساس ہونے نہ ہونے کا فرق اب اسے نہیں پڑتا تھا۔ سب کچھ جیسے بے معنی ہو گیا تھا دن سب بے سمت اور بے سہارے تھے اور تبھی انہی دنوں میں فاطمہ نے اسے بتایا تھا کہ اس نے شادی کا فیصلہ کیا ہے۔

"کس سے؟" وہ جیسے ایک پل کو بے چین ہوئی تھی۔

"ڈاکٹر طحہ یزدانی سے۔" فاطمہ بہت سکون سے بولی تو وہ حیران رہ گئی تھی۔

"مگر آپ ڈاکٹر طحہ سے محبت نہیں کرتیں فاطمہ پھر...... آپ کو میکال شاہ کو بتانا چاہیے آپ کو میکال شاہ سے شادی کرنا چاہیے۔" عجیب خوشی وہ بچوں کی طرح چیزوں کو اپنے زاویے سے موڑنا چاہتی تھی۔

"میکال شاہ مجھ سے محبت نہیں کرتا آنیہ!" وہ سکون سے بولی۔

"کس نے کہا آپ سے؟" وہ چونکی۔

"کسی نے نہیں مگر میں جانتی ہوں میکال مجھ سے محبت نہیں کرتا۔"

"تو پھر کس سے اس نے بتایا آپ کو؟" وہ کیا سننے کی خواہاں تھی فاطمہ اس کو بغور دیکھنے لگی پھر جانے کیوں مسکرا دی۔

"تم میکال سے خود پوچھ لینا اسے کس سے محبت ہے۔" فاطمہ نے اسے چپ کرا دیا۔

"وہ فلرٹ ہے کھیل کھیلتا ہے اس نے جانتے ہوئے بھی کہ آپ اس سے محبت کرتی ہیں آپ کو کبھی کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔" وہ اپنے طور پر چیزوں کو دیکھ اور سمجھ رہی تھی۔

"تم غلط سوچ رہی ہو آنیہ! وہ ایسا لڑکا نہیں ہے اسے جب محبت ہے ہی نہیں تو وہ کیوں کوئی خواب دکھائے گا؟ وہ کوئی کھیل نہیں کھیل رہا کیا تم یہ سمجھنے سے قاصر ہو؟"

"ہم محبت کو اپنے مطلب اور پسند کا بہاؤ نہیں دے سکتے۔ محبت اپنا بہاؤ خود طے کرتی ہے کیا تم اب بھی یہ سننا چاہتی ہو کہ اسے مجھ سے محبت کیوں نہیں ہوئی کیونکہ میں اس کے لیے نہیں تھی آنیہ! اس کے لیے تم تھیں اسے تم سے محبت ہوئی وہ تم سے محبت کرتا ہے اور یہ بات بہت واضح ہے۔" فاطمہ کا لہجہ اسے ساکت کر گیا تھا۔

"آپ کو کیسے پتا چلا؟"

"کیا یہ تم بتا سکتی ہو آنیہ! کہ محبت کبھی راز رہ پائی ہے اس کی آنکھوں سے یہ بات صاف پڑھی جا سکتی تھی کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے اور اس کی دیوانگی تمہارے لیے ہے۔"

"اور تو تبھی آپ نے ڈاکٹر طحہ یزدانی سے شادی کرنے کی ٹھانی؟" وہ چونکی۔

"نہیں میں ڈاکٹر طحہ سے اس لیے شادی نہیں کر رہی کہ میکال کو مجھ سے محبت نہیں ہیں بلکہ میں ڈاکٹر طحہ سے اس لیے شادی کر رہی ہوں کہ مجھے لگتا ہے وہ اور میں اچھے ہمسفر بن سکتے ہیں۔ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میرے لیے یہ بات زندگی گزارنے کے لیے کافی ہے۔" فاطمہ کے چہرے پر سکون تھا اور وہ خوش دکھائی دے رہی تھی۔

"آپ خوش ہیں؟"

"ہاں میں خوش ہوں۔ مگر تم نے اچھا نہیں کیا آنیہ! تم نے اس بندے کو ہرٹ کیا جو تم سے محبت کرتا تھا تم نے اپنے طور پر فیصلے کرنا چاہے اور اس پر دباؤ دیا یہ ٹھیک نہیں ہے۔" فاطمہ نے اسے جتایا۔

"آپ کو کیسے پتا چلا میں نے اسے دباؤ کے تحت کچھ کرنے کو کہا؟" وہ چونکی۔

"آنیہ مجھے معلوم ہے تم نے میکال شاہ کو کس بات کے لیے اکسایا اور کیوں اس نے یہاں سے جانے کی ٹھان لی۔" فاطمہ بہت سمجھ دار تھی اور آنیہ کو بہت شرمندگی ہو رہی تھی۔

"فاطمہ! میں چاہتی تھی وہ آپ کے ساتھ زندگی گزارے مجھے بوا نے بتایا تھا آپ پچھلے پانچ برس سے اس سے محبت کرتی ہیں بوا کو لگا تھا میں آپ کے حق پر قبضہ کر رہی ہوں اور بوا غلط نہیں تھیں میں آپ کا حق نہیں چھین سکتی تھی میں آپ کو خوش دیکھنا چاہتی تھی۔" اس نے سر جھکا کر اقرار کیا۔

"مگر تمہارے اس طرح کرنے سے کون خوش رہ سکتا تھا آنیہ! ہم تینوں میں سے کوئی ایک بھی خوش نہیں رہ سکتا تھا تم تین زندگیوں سے کھیلنے جا رہی تھیں شاید اسی لیے جب تم نے میکال شاہ پر دباؤ بڑھایا تو اس نے تم سے کہہ دیا کہ اس نے مجھے پرپوز کر دیا ہے تاکہ تم اپنی جگہ مطمئن ہو جاؤ مگر آنیہ! محبت خیرات نہیں ہے۔"

"میں نے آپ کو خیرات دینا نہیں چاہی تھی فاطمہ! میں آپ کو خوش دیکھنا چاہتی تھی گزرنے والے دنوں میں آپ نے جو بھی دکھ اٹھایا مجھے اس کا اندازہ تھا کیوں ہم نے ایک جیسی زندگی گزاری ہم میں قدر مشترک تھی میں چاہتی تھی ان گزرے وقتوں کا ازالہ ہو جائے۔"

"مگر اس طرح ازالہ نہیں ہوتا آنیہ! بہرحال تمہیں چیزوں کو واپس ان کی ترتیب میں لانا چاہیے اگر میکال تم سے رابطہ کرے تو اسے منا لینا۔" فاطمہ نے پیار سے سمجھایا وہ کچھ نہیں بولی۔

میکال شاہ نے پلٹ کر خبر نہیں لی تھی وہ اس کے رویے سے مایوس ہو گیا تھا یا پھر بہت خفا تھا اسے امید نہیں تھی کہ وہ لوٹے گا یا وہ اس سے معافی مانگ سکے گی یا پھر وہ اسے معاف کر سکے گا۔ اس روز وہ یونیورسٹی سے لوٹی تو فون بج رہا تھا کوئی آس پاس نہیں تھا سو اس نے فون اٹھا لیا تھا۔

"ہیلو......" دوسری طرف بھاری آواز تھی اس آواز و لہجے کو وہ لاکھوں نہیں کروڑوں میں پہچان سکتی تھی لائن پر میکال شاہ تھا۔

"کیا ہوا فاطمہ! آپ کا سیل فون سوئچڈ آف آ رہا ہے کب سے ملا رہا ہوں۔ بوا نے بتایا آپ شادی کرنے جا رہی ہیں اچھی خبر ہے آخر کو ڈاکٹر طحہ یزدانی کی دال گل گئی بے چارا کب سے آپ کے پیچھے تھا آپ ہی اسے گھاس نہیں ڈال رہی تھیں آپ کا فیصلہ صحیح اور بروقت ہے مجھے امید ہے آپ خوش رہیں گی۔" وہ بول رہا تھا تبھی آنیہ بولی تھی۔

"فاطمہ بزی ہیں وہ شاپنگ کے لیے گئی ہیں شاید فون کی بیٹری ڈیڈ ہو آپ بعد میں فون کر لیں۔" مگر اس کی بات مکمل ہوئے بنا میکال شاہ نے فون کا سلسلہ منقطع کر دیا

تھا وہ فون کو ہاتھ میں لیے تکتی رہ گئی تھی۔

❀......❀......❀

فاطمہ کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں وہ بھی یونیورسٹی سے وقت نکال کر فاطمہ کو ہیلپ کررہی تھی۔ فاطمہ واقعی خوش دکھائی دے رہی تھی اور اسے خوش دیکھ کر وہ بھی خوش تھی' اس احساس سے دل کٹ رہا تھا کہ اب وہ اس کی آواز سننا بھی نہیں چاہتا۔

اس کی دیوانگی......اس کی محبت

سب جیسے گئے وقتوں کی بات تھی......اور وہ خود خاموشی میں بیٹھ کر اکثر وائلن کے تاروں کو چھیڑتے ہوئے وہی دھن بجاتی تھی جو ایک بار اس نے بجائی تھی۔ اس نے کیا غلط کیا تھا؟ کسی کو خوشی ہی تو دینا چاہی تھی پھر اس کے لیے زندگی اتنی مشکل کیوں ہوگئی تھی۔

کوئی ایک لمحہ نہیں تھا جو اس کی یاد کے بنا یا اس کے خیال سے خالی ہو وہ اسے ایک لمحے کو بھی فراموش نہیں کرپائی تھی تو کیا وہ اسے کبھی یاد نہیں کرتا ہوگا؟ ایک لمحے کو اس نے سوچا تھا۔ اس کی انگلیاں وائلن کے تاروں سے الجھنے لگی تھیں۔

''مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔'' اس کا اپنا ہٹ دھرم لہجہ۔

''مجھے تم سے محبت ہے میکال شاہ! بہت' بے حد' بے انتہا' مجھے تم سے بہت زیادہ محبت ہے۔ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔'' وہ آنکھیں بند کرکے جیسے خود کلامی کرتے ہوئے بولی تھی۔

''آئی لو یو میکال شاہ! پلیز ایسے مت ستاؤ۔'' وہ عجیب دیوانگی کے عالم میں تھک کر بولی تھی تبھی آہٹ ہوئی تو اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا' کچھ فاصلے پر میکال شاہ کھڑا تھا وہ حیران رہ گئی تھی۔

کیا یہ اس کا وہم تھا' کوئی خواب تھا یا پھر خیال؟ کیا وہ واقعی کھڑا تھا یا پھر آنیہ کی دیوانگی عروج پر تھی؟ آنیہ کو یقین نہیں ہوا تو وائلن ایک طرف رکھ کر وہ اٹھی اور میکال شاہ کے سامنے آن رکی۔ ہاتھ بڑھا کر اسے چھو کر دیکھا' وہ خواب نہیں تھا' خیال بھی نہیں تھا۔ وہ اس کے سامنے تھا' میکال شاہ دھندلانے لگا تھا' میکال شاہ پلٹ کر واپس جانے کو تھا تبھی آنیہ مرتضیٰ نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور اس کے سامنے آن رکی۔

''آئی ایم سوری......میکال شاہ!'' وہ مدھم لہجے میں بولی تو وہ بے ہمت لگ رہی تھی۔ بہت تھکا ہوا لہجہ تھا اس کا' جیسے وہ طویل مسافتوں کا سفر کرکے آئی ہو۔ میکال شاہ نے کچھ نہیں کہا تھا' تبھی وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر رونے لگی۔

''مجھے روشنی کی لکیر دکھا کر تاریکیوں میں کیوں ڈال دیا میکال شاہ! تم تو مجھے یقین سونپنے آئے تھے پھر مجھ سے دوری کیوں؟ تم نے مجھ سے دور نکلنے کے لیے اتنے جواز کیوں ڈھونڈے؟ اتنے طویل انتظار کیوں سونپ دیئے مجھے' کیا میرا گناہ اتنا بڑا تھا کہ اس کی معافی نہیں تھی؟'' وہ بے خودی میں کہہ رہی تھی۔

میکال شاہ نے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار باندھا اور اس کے سر کو سہلانے لگا وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

''تم نے جو غلط کیا تمہیں اس کا احساس دلانا ضروری تھا آنیہ! ورنہ تمہیں کبھی اندازہ نہیں ہوتا کہ تم کچھ غلط کررہی ہو۔ آئی ایم سوری تمہیں دکھ پہنچایا لیکن اگر میں یہاں سے نہیں جاتا تو تم اپنے طور پر حالات کو قابو کرنے کے منصوبے بناتی رہتیں اور میں تمہیں کبھی جتانے میں کامیاب نہ ہوپاتا کہ وہ نہیں ہوسکتا جو تم چاہتی ہو۔ دیکھو وقت نے سب سے مناسب حل دیا ہے' آج فاطمہ کی شادی ہونے جارہی ہے' وہ خوش ہیں۔ میں نہیں جانتا مجھے ان سے محبت کیوں نہیں ہوئی مگر مجھے تم سے محبت کیوں ہوئی میں اس کے اسباب بھی کبھی تلاش نہیں کرپایا۔'' وہ صاف گوئی سے بولا آنیہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ میکال شاہ نے اس کی پلکوں پر سے آنسو چن لیے۔

''تم نے غلط کچھ نہیں چاہا تھا آنیہ! مگر کبھی کبھی ہم جس طرح چاہتے ہیں وہ ویسے نہیں ہوسکتا' تم فاطمہ کو خوش دیکھنا چاہتی تھیں مگر وہ حل نہیں تھا۔ فاطمہ بہت اچھی لڑکی ہے' اگر

ان کو مجھ سے محبت ہوئی تو میں اس پر واقعی حیران ہوں۔ پتا نہیں محبت کی نگاہ کیا دیکھتی اور تلاشتی ہے مگر میرے لیے فاطمہ کے لیے عزت اور احترام دوگنا ہوگیا۔ تم نے غلط بات کہی کہ میں فلرٹ کررہا تھا' مجھے اس بات پر غصہ آیا میں جس لڑکی کی اتنی عزت کرتا ہوں اس سے فلرٹ کا سوچ بھی نہیں سکتا اور تم سے' تم نے تو مجھے دیوانہ بنادیا تھا۔ تم سے فلرٹ کا کیسے سوچ سکتا تھا' تم غصے میں جان بوجھ کر ایسا کہہ رہی تھیں تاکہ مجھے غصہ آئے اور میں وہ کروں جو تم چاہتی ہو۔ سو میں نے یہاں سے جانے کی ٹھان لی اور سوچنے کی بات یہ تھی جب تم جانتی تھی کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو تم ہمیشہ جھوٹ کیوں کہتی آئیں کہ محبت نہیں ہے۔ تمہیں معلوم تھا کہ تم دور نہیں رہ پاؤ گی تو تب کیا کرتیں اگر میں تمہارے دھکیلنے سے فاطمہ سے شادی کرلیتا؟'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

''اور آپ نے بھی تو جھوٹ بولا تھا کہ آپ نے فاطمہ کو پرپوز کردیا؟''

''وہ جھوٹ تمہارے جگانے کے لیے تھا تاکہ تم جان سکو کہ تم غلط کررہی ہو' مگر آپ کہاں جاگنے والی تھیں۔'' اس نے آنیہ کی چھوٹی سی ناک دبائی تھی۔

''کیا اتنی غلط تھی میں؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں مگر طریقہ غلط تھا' مجھے اس سے الجھن ہورہی تھی تمہیں فاطمہ سے بات کرنا چاہیے تھی وہ کیا چاہتی ہیں۔ تم میرے بارے میں جانتی تھیں کہ میں کیا چاہتا ہوں۔'' میکال شاہ بغور اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

''میں جانتی تھی مگر......'' میکال شاہ نے اس کے لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ دی۔

''اب بتاؤ کیا کرنا ہے؟ مام ڈیڈ آئے ہیں ان کے سامنے کوئی ڈرامہ نہیں ہونا چاہیے۔ شادی کرنا ہے تو بتادو' میں مام ڈیڈ سے بات کرلیتا ہوں۔ یہ نہ ہو شادی کی بات کرلوں اور تم کوئی نیا ڈرامہ شروع کردو۔ تم سمجھ میں نہ آنے والی لڑکی ہو' تمہارے چہرے کو دیکھ کر یا ان آنکھوں کو دیکھ کر میں اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا' کیونکہ تم اپنے چہرے کی نفی کرتی ہو۔ ان آنکھوں کو جھٹلاتی ہو' وہ کہتی ہو جو یہ چہرہ نہیں کہتا۔ تمہیں الٹے بہاؤ کے ساتھ بہنا اچھا لگتا ہے' اپنے طور پر انوکھے تجربات کرنا چاہتی ہو۔'' وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا' وہ گھورنے لگی۔

''اتنی خامیاں گنوا رہے ہو اور شادی کرنا چاہتے ہو' میری اتنی خامیوں کے ساتھ گزارا کیسے کرلو گے؟'' وہ مسکرادیا۔

''کوشش کرلوں گا' اگر ہوسکا تو ٹھیک ورنہ تم اپنی راہ میں اپنی راہ۔'' وہ سنجیدہ نہیں تھا۔

''شادی اس لیے کی جاتی ہے کہ آپ اپنی راہ اور میں اپنی راہ؟'' اس نے گھورا۔

''نہیں' مجھے تمہارے ساتھ ایک راہ پر چلنا ہے' لیکن یقین نہیں کہ تم چاہتی ہو۔ تمہیں عادت ہے مجھے یہاں وہاں کھپانے کی' کل کو کسی اور کو مجھ سے محبت ہوگئی تو کیا پتا اسے دان کردو۔'' وہ مسکرایا تو آنیہ بھی مسکرادی۔

''ایسا نہیں ہوگا اب اتنی سخی بھی نہیں ہوں میں کہ آپ کو دان کردوں۔ فاطمہ کی بات اور تھی میں اس کی تکلیفوں کا ازالہ کرنا چاہتی تھی اور......''

''جانتا ہوں مگر ایسے نہیں ہوتا' وہ تو اچھا ہوا فاطمہ نے خود سمجھ لیا ورنہ آپ کا کھیل تو جان لیوا تھا۔''

''جان لیوا؟ آپ نے پلٹ کر خبر کب لی تھی' کبھی یاد بھی کیا ہوگا؟ وہ میں ہی بے وقوف تھی۔'' وہ خفگی سے بولی۔

''بے وقوف تو آپ تھیں تبھی تو چلا گیا تھا چھوڑ کر۔'' وہ مسکرایا۔

''اور میں اب بھی وہی ہوں۔''

''ٹھیک ہے میں گزارہ کرلوں گا۔'' وہ مسکرایا۔

''فاطمہ سے اکثر فون پر بات ہوتی تھی اور تمہارے بارے میں پوچھتا تھا مگر میں براہ راست بات کرنا نہیں چاہتا تھا اس لیے نہیں کہ محبت نہیں رہی تھی یا وہ دیوانگی ختم ہوگئی تھی اس لیے کہ تمہیں احساس ہوسکے آنیہ شادی ایک بڑا فیصلہ ہے اسے بچوں کی طرح نہیں لیا جاسکتا۔ میں آج بھی وہی یقین تمہیں سونپنے کو تیار ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تم

اس کا یقین کرو زندگی میں بہت سی چیزوں کے لیے تھوڑا بہت سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے مگر محبت سمجھوتہ نہیں ہے دو دلوں کے درمیان ہم آہنگی ہے۔ آپ خوش تب ہی رہ سکتے ہیں جب آپ نے کوئی فیصلہ پورے دل اور پورے دماغ سے لیا ہو اگر کہیں آپ کی پوری عقل یا پورا دل کسی فیصلے میں شامل نہیں تو پھر وہ فیصلہ کسی ایک نقطے پر آ کر آپ کے لیے کوئی پرابلم کری ایٹ کرسکتا ہے تمہارے معاملے میں آئی ایم شور میرا دل دماغ سب ایک نقطے پر ہیں میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور تمہارے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں مگر میں چاہوں بھی تو تم پر اپنے فیصلے کے لیے دباؤ نہیں ڈال سکتا۔ کوئی زبردستی نہیں کرسکتا جب تک کہ تم بھی اسی سمت میں چلنا نہ چاہو جس سمت میں چلنا چاہتا ہوں۔'' وہ بہت سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

''جانتی ہوں مگر آپ جانتے ہیں کہ میں کیا چاہتی ہوں پھر اس طرح کیوں بات کررہے ہیں؟''

''جانتا ہوں مگر یقین کرنا چاہتا ہوں کہیں میرا وہم نہ ہو' آنیہ خواب اچھی چیز ہیں مگر جب آپ پریکٹیکل لائف کی طرف قدم بڑھاتے ہیں تو چیزوں کا رنگ اور ڈھنگ بدلنے لگتا ہے۔''

''آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہوں گی؟'' وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتی ہوئی بولی۔ میکال شاہ نے شانے اچکاتے ہوئے لاعلمی کا اظہار کیا تو آنیہ نے ایک مکا اسے دے مارا تو وہ مسکرادیا پھر اسے خود سے قریب کرتے ہوئے بولا۔

''آنیہ! میں جانتا ہوں تم مجھ سے پیار کرتی ہو' میرے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہو مگر تم انکار کرتی آئی ہو کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔'' وہ چھیڑتے ہوئے بولا تو وہ مسکرادی۔

''اوہ تو آپ وہ سننا چاہتے ہیں کہ میں آپ کے لیے کتنی پاگل ہوں؟''

''کیا حرج ہے کیا اپنی ہونے والی وائف سے اتنا بھی نہیں سن سکتا کہ وہ مجھ سے کتنی محبت کرتی ہے اگر وہ یہ جانتی ہے کہ میں اس کے لیے کتنا پاگل ہوں تو مجھے بھی یہ حق بنتا ہے۔'' وہ مسکرایا اور آنیہ مسکرادی۔

''آپ نے سنا تھا نا۔'' وہ مسکرائی۔

''کب......؟'' اس نے چھیڑا۔

''جب میں وائلن بجاتے ہوئے اچانک تھک کر آنکھیں بند کرکے کہہ رہی تھی' آپ نے سنا تھا نا؟'' وہ مسکرائی۔

''نہیں' میں نے کچھ نہیں سنا' تم نے کچھ کہا تھا۔'' آنیہ نے مکا اس کے سینے پر مارا اور پھر اس کے شانے پر سر رکھ دیا۔

''مجھے آپ سے محبت ہے میکال شاہ! اور میں آپ سے ہمیشہ محبت کرتے رہنا چاہتی ہوں' ہمیشہ آپ کے قدم سے قدم ملا کر چلنا چاہتی ہوں' راستے کے اختتام تک۔'' وہ بہت سکون سے کہہ گئی۔

''فاطمہ نے کہا تھا محبت یقین ہے اور جب یقین ہوگا تو خدشات باقی نہیں رہیں گے' آج میرے دل میں خدشے باقی نہیں ہیں میکال! کیونکہ آج میں محبت کی حقیقت کو جان اور سمجھ گئی ہوں آج سے میرے لیے میری عقل سے دیکھنے اور سننے کے معنی بدل گئے ہیں۔'' وہ مدھم لہجے میں کہہ رہی تھی۔

''میرا یقین تمہارے لیے ہے آنیہ! اور یہ کبھی نہیں بدلے گا۔'' وہ اس کی سماعتوں میں سرگوشی کررہا تھا۔

''تمہارے لیے میری محبت کبھی کم نہیں ہوگی' ہمیشہ ایسی ہی رہے گی۔ چاہے کیسے بھی حالات ہوں' یہ یقین ختم نہیں ہوگا۔'' وہ یقین دلا رہا تھا اور آنیہ مرتضٰی خان سکون سے آنکھ بند کرگئی تھی۔

''آئی لو یو آنیہ!'' اس کے لب آنیہ کو اپنے بالوں کے قریب ہلتے محسوس ہوئے تھے وہ مسکرادی۔

''آئی لو یو ٹو۔''

❀